بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

لندن

مئی، جون ۲۰۲۵ء ذوالقعد، ذوالحج ہجری قمری ۱۴۴۶ ہجرت، احسان ہجری شمسی ۱۴۰۴ شمارہ۴



JAMIA AHMADIYYA

UNITED KINGDOM | GERMANY | CANADA | GHANA

Convocation Shahid 2024

وقفِ نو نیشنل اجتماع برطانیہ

















مجلسِ ادارت

سرپرست	محترم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
مدیرِ اعلیٰ	عطاء القدوس
مدیران	مسرور احمد، داؤد احمد عابد
مینیجر	ولید احمد
معاونین	زوار بٹ، عمران احمد خالد، عمار احمد، انس احمد، مبارک صدیقی، منصور احمد باجوہ
پروف ریڈنگ	افضال ربانی، لطیف احمد شیخ
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	اظہر مانی
سرِورق ڈیزائن	مرزا ندیم احمد
مینیجر ترسیل	شیخ طاہر احمد

فہرست مضامین

صفحہ

مضمون	صفحہ
فرمانِ الٰہی، قال الرسول ﷺ، کلام الامام علیہ السلام	2
اداریہ	5
خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	8
جماعت احمدیہ برطانیہ، کینیڈا اور بیلجیم کی مجالس شوریٰ سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسلام آباد، ٹلفورڈ سے آن لائن خطاب کا خلاصہ	20
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریب تقسیمِ اسناد جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا، جرمنی وگھانا سے خطاب	25
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے واقفاتِ نَو اور واقفینِ نو برطانیہ کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر اسلام آباد ٹلفورڈ سے بصیرت افروز اختتامی خطابات	38
اجتماع واقفین نو جماعت احمدیہ برطانیہ 2025	42
پاکستان میں ظلم وستم کی بڑھتی ہوئی لہر پر برطانیہ کی پارلیمنٹ میں بحث	46
قراردادِ تعزیت - محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب	48
سالانہ جائزہ - محترم امیر صاحب یوکے	50
کنگز برتھ ڈے آنرز 2025	56
لجنہ اماء اللہ نیشنل پیس سمپوزیم 2025	57

فرمانِ الٰہی

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (سورۃ النور آیات 54 تا 57)

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اُس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا اور پھر پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی، (کوئی چھوٹی سی پہاڑی تھی) اور پھر بارش کے نتیجہ میں پانی چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے ساتھ ساتھ اس کے کنارے کنارے چلنا

شروع ہو گیا اور وہ نالہ جا کے ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں اس نے دیکھا باغ کا مالک کدال لے کر پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے سنا تھا، ایک نظارے میں آواز اس کو آئی تھی۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے کہ جس کا تجھ کو یہ بدلہ مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر پوچھتے ہیں تو سنیں کہ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اہل وعیال کے گزارے کے لئے رکھتا ہوں، اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں''۔ (مسلم کتاب الزھد۔ باب فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل)

کلامِ امامِ آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی''۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 305-306)

فرمانِ خلیفۂ وقت

ہمارے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے اور ہمیشہ جماعت میں اطاعت اور فرمانبرداری کی مثالیں قائم کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد ایک ایسا انتظام فرمایا جو نظام خلافت کے ذریعے سے ہے۔ اور اس نظام خلافت کے ساتھ ایک اور بھی نظام تھا۔ ایک تو فرمانبرداری اور اطاعت کا نظام دوسرے خدا اور رسول کا پیغام پہنچانے کے لئے اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے نظام وصیت کا اجراء۔ اور آج سے تقریباً 100 سال پہلے یہ اجراء ہوا تھا۔ اور یہ جو وصیت کا نظام آپؑ نے جاری فرمایا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے آپؑ نے بے شمار دعائیں کی ہیں۔ اور اس نظام میں شامل ہونے والوں، بلکہ جماعت کو تقویٰ پر قدم مارنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپؑ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں نصیحت کرتے ہوئے کہ:

خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ: ''تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا''۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 307)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔'' (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 308-309) (خطبہ جمعہ فرمودہ 14/04/2006)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اچھے بھلے کھاتے پیتے لوگ ہوتے ہیں جو دوسری جماعتی خدمات میں بعض دفعہ جب ان کو کوئی تحریک کی جائے تو پیش پیش ہوتے ہیں یا کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں اس میں حصہ لیں لیکن وہ نظام وصیت میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ ان میں سے بھی کئی لوگوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اس نظام میں شامل ہوں گے۔ ایسے صاحب حیثیت لوگوں کو ایسے احمدیوں کو تو سب سے پہلے چھلانگ مار کر آگے آنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمائے ہیں۔ ان کے شکرانے کے طور پر ہم اس نظام میں شامل ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے مزید کھلیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ان پر نعمتیں نازل فرمائی ہیں ان کا اظہار ہونا چاہئے اور وہ اپنے ذاتی اظہار کے۔ قربانیوں کی طرف توجہ دینے کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔ (6/8/2004)

اداریہ

حضرت آدم علیہ السلام کی آمد سے جس مشیت الٰہی کا ظہور ہوا تھا وہ اپنے اوج کمال پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہنچی بلکہ اس صاحب لولاک کے لئے تخلیق آدم ہوئی اور سلسلۂ انسانی آج ہم تک پہنچا، وہ سلسلہ جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کا نام دیا۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ ﴿الحج:79﴾

اُس (یعنی اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاوٴ۔

تو وہ نقطہ جہاں سے اس سلسلہ کا آغاز ہوا وہ تھا

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ ﴿البقرۃ:31﴾ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

اور اس خلیفہ کو جو وعدہ دیا گیا تھا وہ تھا

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۹﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۲۰﴾

تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تُو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔ اور یہ (بھی) کہ نہ تُو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

گویا جہاں ایک طرف خلافت کا آغاز فرما کر روحانی ترقیات کی داغ بیل ڈالی گئی وہیں ضروریات زندگی کی ضمانت بھی مہیا فرمائی گئی۔

آج کی دنیا روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگاتی ہے، حالانکہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے شروع میں حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا اس میں روٹی کپڑا اور مکان کے ساتھ ساتھ پانی کی فراہمی کا ذکر بھی تھا۔ اس اعتبار سے یہ وعدہ جملہ انسانی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا تھا، گویا یہ وہ" ورلڈ آرڈر" ہے جو ابتدائے آفرینش سے انسان کو دیا گیا ہے۔

آج جب حسب وعدۂ الٰہی خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوئی تو امام آخرالزمان نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جسے" الوصیت" کا نام دیا، یہ درحقیقت نظام نو کے خدوخال تھے جو اس مبعوث سماوی نے خلاق و مالک کے اذن سے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ اور اس میں بھی خلافت کے دوام اور عالمی مالی نظام جو درحقیقت آئندہ کے لئے نسل انسانی کی بقا کا موجب ہوگا وضع فرمایا۔ گویا روحانی اور دنیاوی ضرورتوں کو یہاں بھی یکجا رکھا گیا اور آئندہ ہر طرح کی ترقیات کی ضمانت عطا کی گئی۔

کتاب ''رسالہ الوصیت'' کے آخر میں آپ نے اُن تقویٰ شعار لوگوں اور ایمان میں بڑھنے والوں کے لئے جنہوں نے اعلیٰ ترین معیار کے حصول کے لئے کوشش کی اور اُس مالی نظام کا حصہ بنے جو آپؑ نے جاری فرمایا تھا، اور جس کا اعلان آپؑ نے فرمایا تھا کہ جو اپنی آمد اور جائیدادوں کی وصیت کریں گے، اس سے ترقی اسلام اور اشاعتِ علم قرآن اور کتبِ دینیہ اور سلسلہ کے واعظوں کے لئے خرچ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان اموال میں سے اِن خرچوں کے علاوہ ''اُن یتیموں اور مسکینوں

اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں‘‘۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 319)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نظام کی اہمیت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں، وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لیے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر بشر کی با عزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی اس کے ذریعے سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔ (نظام نو صفحہ 119، 120)

یہ کب ہوگا اس کی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

پس جوں جوں تبلیغ ہوگی اور لوگ احمدی ہوں گے وصیت کا نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا اور کثرت سے اموال جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ قاعدہ ہے کہ شروع میں ریل آہستہ آہستہ چلتی ہے مگر پھر بہت ہی تیز ہو جاتی ہے اسی طرح اگر خود دوڑنے لگو تو شروع کی رفتار اور بعد کی رفتار میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ پس وصیت کے ذریعے اس وقت جو اموال جمع ہو رہے ہیں ان کی رفتار بے شک تیز نہیں مگر جب کثرت سے احمدیت پھیل گئی اور جوق در جوق لوگ ہمارے سلسلے میں داخل ہونے شروع ہو گئے اس وقت اموال خاص طور پر جمع ہونے شروع ہو جائیں گے اور قدرتی طور پر جائیدادوں کا ایک جتھا دوسری جائیدادوں کو کھینچنا شروع کر دے گا اور جوں جوں وصیت وسیع ہوگی نظام نو کا دن ان شاء اللہ قریب سے قریب تر آ جائے گا۔ (نظام نو صفحہ 119)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہو سکیں۔ اس لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے

میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔(2004/8/6)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترتے رہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

نمازوں کے قیام کی ایک بڑی اعلیٰ تشریح اور وضاحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح فرمائی ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور نصائح کرتا ہے۔ اور خلیفہ وقت دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کی وقتاً فوقتاً اُٹھتی ہوئی اور پیدا ہوتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر نصائح کرتا ہے جس سے قومی وحدت اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ سب کا قبلہ ایک طرف رکھتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اصل تصویر ہمارے سامنے ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں یہ تصویر ہمیں نظر آتی ہے۔ جبکہ خلیفہ وقت کا خطبہ بیک وقت دنیا کے تمام کونوں میں سُنا جا رہا ہوتا ہے۔ اور مختلف مزاج اور ضروریات کے مطابق بات ہوتی ہے۔ میں جب خطبہ دیتا ہوں، جب نوٹس لیتا ہوں تو اُس وقت صرف آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، وہی مدّنظر نہیں ہوتے۔ بلکہ کوشش یہ ہوتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کی جو مجھے رپورٹس آتی ہیں اُن کو سامنے رکھتے ہوئے کبھی زیادہ زور یورپ کے حالات کے مطابق خطبہ میں ہو۔ کبھی ایشیا کے کسی ملک کے حالات کے مطابق ہو یا عمومی طور پر اُن کے حالات کے مطابق ہو۔ کبھی افریقہ کے مطابق ہو۔ کبھی جزائر کے مطابق ہو۔ لیکن اسلام چونکہ ایک بین الاقوامی مذہب ہے اس لئے ہر بات جو بیان ہو رہی ہوتی ہے وہ ہر ملک اور ہر طبقے کے احمدیوں کے لئے نصیحت کا رنگ رکھتی ہے۔ چاہے کسی کو بھی مدّنظر رکھ کر بات کی جا رہی ہو کچھ نہ کچھ پہلو اُن کے اپنے بھی اُس میں موجود ہوتے ہیں۔ مجھے خطبے کے بعد دنیا کے مختلف ممالک سے خط بھی آتے ہیں، روس کی ریاستوں کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں، افریقہ کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور دوسرے ممالک کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور یہ اظہار ہوتا ہے کہ یوں لگتا ہے یہ خطبہ جیسے ہمارے لئے ہے۔ بہرحال اقامت صلوٰۃ کی ایک تشریح یہ بھی ہے جو خلافت کے ذریعہ سے آج دنیائے احمدیت میں جاری ہے۔(2011/05/27)



خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خطبہ جمعۃ المبارک

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿﴾ إِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ ﴿﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿﴾ (النور:54 تا 57)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہوئے ایک سو سترہ سال گزر چکے ہیں۔

1908ء میں یہ نظام قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ قائم ہوا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ ہم ایک ایسے نظام کا حصہ ہیں جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ مسیح و مہدی کی آمد کے بعد ایک ایسا دور شروع ہوگا جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے اور پھر اسی نظام میں خلافت کا دور بھی شروع ہوگا جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے آپؐ نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث 18596 مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

پس یہ پیشگوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ایک نیا دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا شروع ہوا اور آپؑ کے وصال کے بعد خلافت کا دور بھی شروع ہوا۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور اس رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان میں سے ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لیے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس ان آیتوں سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ تم میں نظام خلافت قائم ہوگا۔ خلفائے راشدین کا زمانہ تیس سال تک رہا۔ اب تیس سال کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک مکمل وعدہ تھا اور اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرما دی جیسا کہ میں نے حدیث پڑھی ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت تھی۔ پھر بادشاہت تھی۔ پھر جابر بادشاہت تھی۔ پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ مسیح موعود کے زمانے میں قائم ہوگی۔ پس اس بات کو ہم احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا ایک عہد کیا ہے اور اس عہد کی ایک شرط یہ ہے کہ ہم ہمیشہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں گے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے بلکہ تلقین فرمائی ہے اور اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ پس جب تک ہم خلافت سے جڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے

لیکن اس کے لیے بھی شرائط ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیات میں بھی فرمایا ہے۔ پس ان شرائط کو پورا کرنا بھی ہمارے لیے ضروری ہے۔

ان کی وضاحت سے پہلے خلافت کے جاری رہنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو ارشاد ہے وہ بھی میں پڑھتا ہوں۔ آپ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا خدا تعالیٰ ''دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے

وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔'' یعنی ان پڑھ اور جاہل لوگ جو تھے، گاؤں کے رہنے والے مرتد ہو گئے۔ ''اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا

وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

''......سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔''

یہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حدیث کے مطابق ایک دائمی قدرت کی نشاندہی فرما دی ہے۔ ''جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔'' آپؑ نے فرمایا اور دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ ''جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔

میں خدا کی طرف سے قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور ہر ملک میں صالحین کی جماعت اکٹھی ہو کر دعائیں کرے۔ اس وقت جب آپؑ نے یہ ارشاد فرمایا تھا انڈیا میں یا ہندوستان میں جماعت احمدیہ تھی اور چند ایک لوگ باہر ہوں گے لیکن یہ پیشگوئی بھی آپؑ نے ایک رنگ میں فرما دی کہ ہر ملک میں یہ دعا کرتے رہیں گویا کہ آئندہ زمانہ ایسا آئے گا کہ جب دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ پھیل جائے گی اور آج ہم وہ زمانہ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں جماعت احمدیہ پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ خلافت سے وفا اور پیار اور محبت کا تعلق ہمیں نظر آتا ہے جو دُور دراز کے ملکوں میں رہنے

والوں میں بھی ہے اور خلافت خامسہ کے انتخاب میں بھی آپ نے دیکھا کس طرح دنیا میں پھیلے ہوئے لوگوں نے اکٹھے ہو کر نظامِ خلافت کے ساتھ جڑنے کا عہد کیا اور بیعت کی اور یہ بیعت ان شاء اللہ آئندہ بھی قائم رہے گی لوگ کرتے رہیں گے اور آئندہ ہمیشہ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے ہمیں نوازتا چلا جائے گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر خوشخبری کا پیغام ہے۔

پس ہمیں چاہیے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے۔ نسلیں ہماری وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جماعت احمدیہ میں بھی خلافت ملوکیت میں بدل جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی یہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور جو حدیث میں نے پڑھی آپؐ نے اس میں جو فرمایا ہے وہ بھی یہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا وہ بھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی جو خلافت ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی خلافت رہے گی اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور کوئی اس میں ایسا دَور نہیں آئے گا جب کہا جائے کہ شاید کوئی ملوکیت آ گئی۔ بعض فتنہ پرداز لوگ یہ باتیں کہنے لگ جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں ملوکیت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ روحانی خلافت قائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ تمہارے اندر بھی اسی طرح خلافت قائم ہو گی جس طرح کہ پہلے لوگوں میں خلافت قائم تھی اور وہ خلافت ملوکیت کی خلافت نہیں تھی بلکہ روحانیت کی خلافت تھی جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ قرآن کریم میں مذکور انبیاء کی تاریخ سے ہمیں یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ خلافت کا نظام تھا جو اللہ تعالیٰ براہ راست دیتا تھا لیکن ایک دوسرا نظام بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے جو خلفائے راشدین کے دور سے شروع ہوا اور وہ اب آگے چل رہا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اس عنوان پر ایک مضمون لکھا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید ایک زمانہ آئے کہ ملوکیت کا نظام آ جائے۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پتہ لگا تو آپؓ نے بڑی سختی سے اس کا رد فرمایا، بڑی تردید فرمائی اور آپؓ نے فرمایا کہ ملوکیت جماعت احمدیہ میں نہیں آئے گی جب تک روحانیت اور تقویٰ قائم ہے۔ (ماخوذ از الفضل 3 اپریل 1952ء صفحہ 3)

اور یہ ان شاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گی اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں جیسا کہ آپؑ نے خود فرمایا ہے کہ جب تک وہ وعدے پورے نہیں ہوتے کوئی ایسا نظام جماعت احمدیہ میں نہیں آئے گا جو آپ کی خلافت کو گزند پہنچانے والا ہو، نقصان پہنچانے والا ہو۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ خلافت کے مقام کا ادراک رکھنے والے اور کامل وفا سے خلافت کے ساتھ جڑے ہوئے تھے اس لیے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا کہ اس کے بعد کوئی اپنی رائے رکھتے۔ بلکہ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی معاملے میں کوئی رائے رکھتا ہوں اور خلیفۃ المسیح اس کے خلاف فیصلہ فرما دیں، اور ان کی رائے مختلف ہو تو میرے دل میں کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ میری کوئی اپنی رائے بھی ہے۔ یہ تھی وفا، کامل وفا۔ بہرحال اس لحاظ سے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقینِ کامل ہونا چاہیے کہ نظام خلافت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قائم ہوا اور اس کے مطابق چلتا رہے گا نہ کہ کسی قسم کی دنیاوی بادشاہت اس میں آئے گی۔ خلیفۂ وقت تو راتوں کو اٹھ کر اپنی نمازوں میں افراد جماعت کے لیے دعا کرتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسا ہے جو یہ عمل کرتا ہو؟

پس اس بات کو ہم اگر یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل بھی کریں تو پھر ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ ان لوگوں کو ملے گا جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے۔ پس جب تک ہم میں سے وہ لوگ جو اللہ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو وہ لوگ بھی حصہ پاتے رہیں گے اور ہم بھی اس وعدے سے حصہ پاتے رہیں گے۔ اگر نہیں تو ایسے لوگ تو علیحدہ ہو جائیں گے لیکن خدائی وعدہ ان شاء اللہ کبھی نہیں ٹلے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ **وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا** کہ اگر تم اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور ہدایت پاتے رہو گے اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** کہ اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ ہے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ ایمان اور عمل صالح کا معیار جو ہے وہ پہلی آیت میں بیان فرما دیا۔ کامل اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھو تب ہی حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ تبھی نیک اعمال بجا لانے کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور اس میں بڑھتے چلے جانے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ جب یہ معیار حاصل ہو جائے گا تو پھر خلافت کی نعمت سے ہم فیض پاتے چلے جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے خلافت کو جاری رکھنے کے لیے اور اس سے فیض پانے کے لیے ہم لوگوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو اس خلافت سے منسلک ہوں گے وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں اور اس کے حکموں پر عمل کریں۔

مسلمانوں میں اب دیکھ لیں، تاریخ ہمیں بتاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث ہے اس کے مطابق یہی ہم دیکھتے ہیں کہ

مسلمانوں میں حقیقی خلافت، خلافتِ راشدہ اس وقت تک قائم رہی جب تک وہ لوگ اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھے رہے۔ جب اطاعت سے باہر نکلے تو خلافت سے بھی محروم ہو گئے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر اگر اس سے فیض پانا ہے تو خلافت کے ساتھ جڑنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلافت کی کامل اطاعت کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلیفہ وقت کے حکموں پر عمل کرنا اور اس سے وفا کا تعلق رکھنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔

تبھی وہ ہدایت یافتہ بھی ہوگا، تبھی وہ اس سے فیضیاب بھی ہوتا رہے گا جو ایک ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے جو حقیقی مومن ہے اور خلافت سے جڑنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خلافت کا یہ جو نظام ہے یہ ایسا نظام ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دلوں کو پھیرتا ہے۔ یہی تائید الٰہی ہے اور ہمیشہ ہر خلافت کے زمانے میں ہم نے یہ دیکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ جب آپؓ خلیفہ کے مقام پر فائز ہوئے تو آپؓ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات تھیں اور لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں بھی ہم نے دیکھا کہ باوجود فتنہ و فساد کے اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپؓ کے ساتھ تھیں اور یہ تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وعدوں کو پورا کرنے والی تھیں اور پھر جماعت احمدیہ ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو گئی اور جو لوگ خلافت کے نظام کے خلاف تھے یا آئندہ خلافت جاری رکھنے کے خلاف تھے وہ علیحدہ ہو گئے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ پھر خلافت ثالثہ میں بھی ہم نے دیکھا کہ کس طرح ایک ہاتھ پر لوگ جمع ہوئے۔ پھر خلافت رابعہ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح لوگ جمع ہوئے اور کسی قسم کے شر نے ان کو بکھرنے نہیں دیا اور پھر خلافت خامسہ میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کس طرح لوگ جمع ہوئے۔ یہ ایک مثال ہے اور ایک ایسی مثال ہے جس کی اَور کوئی مثال نہیں اور دُور دراز ملکوں کے لوگ اکٹھے ہوئے اور ایسی وفا کا تعلق انہوں نے ظاہر کیا کہ اس کی بھی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اب دنیا میں آج آپ دیکھ لیں کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک

نظام میں پروئی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے وابستہ، خلافت سے وابستہ رہنے کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کے بہت فضل ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ دشمنوں کی طرف سے جماعت احمدیہ پر بے شمار ظلموں کی بھرمار کی جارہی ہے خاص طور پر پاکستان میں اور بعض اَور ملکوں میں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اپنے ایمان پر قائم ہیں اور اس کے باوجود اس بات پر قائم ہیں کہ یہ تکلیفیں ہمیں ہمارے دین سے نہیں ہٹا سکتیں اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ہم پر اور ہماری نسلوں پر جو انعامات کی بارش کر رہا ہے اس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ پاکستان میں دیکھ لیں 1974ء میں جماعت کے خلاف جو فساد ہوا اس کے باوجود جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور دنیا میں پھیل گئی۔ 1984ء میں جماعت کے خلاف جو قانون پاس ہوئے اس سے جماعت کی ترقی میں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔ خلیفۂ وقت کو گو پاکستان ربوہ سے، مرکز ربوہ سے نکلنا پڑا لیکن جماعت کی ترقی میں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی بلکہ باہر نکل کر ایک نئی شان سے خلافت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے دیکھا اور خلافت کے زیر سایہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برساتے ہوئے ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور پھر خلافت رابعہ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح جماعت ترقی کر گئی اور اس طرح اب بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ باوجود اس کے کہ دشمن نے ظلموں کی انتہا کر دی ہے۔ آجکل خاص طور پر 2010ء کے بعد جب مخالفین نے بڑے وسیع پیمانے پر ہماری مسجدوں پر حملہ کر کے احمدیوں کو شہید کیا اور اس کے بعد پھر وقتاً فوقتاً شہادتیں ہو رہی ہیں بعض دفعہ زیادہ کبھی کم اور خلافت خامسہ کے دور میں تو بے شمار شہادتیں ہوئی ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے باوجود لوگوں کے ایمانوں کو متزلزل نہیں کر رہا۔ اللہ کا فضل ہے کہ لوگوں کے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنے ایمان پر قائم ہیں بلکہ ایمان میں مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے بعض لوگ کمزور ایمان ہوتے ہیں، کچھ پیچھے بھی ہٹے ہوں گے لیکن اکثریت اپنے ایمانوں پر قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو نواز بھی رہا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اَور اَور ذریعوں سے نوازا ہے۔ ان کو باہر نکلنے کا موقع مل گیا اور اس طرح ان کو دنیاوی ترقیات سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا۔

اسی طرح باہر کی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اَور ملکوں میں جماعت احمدیہ کثرت سے پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت کے ساتھ تھا جس کے نتیجے یہ ظاہر ہو رہے ہیں کہ آج ہم دو سو تیرہ، چودہ ملکوں میں جماعت احمدیہ کے نظام کو قائم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی جماعت قائم ہو رہی ہے اور دُور دراز رہنے والے لوگ بھی ایسے ہیں جو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خلافت سے ان کا تعلق ہے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں، بہت سارے واقعات بیان کرتا رہتا ہوں کہ کس طرح دور دراز کے افریقہ کے لوگ، گاؤں کے رہنے والے لوگ خلافت سے تعلق رکھنے والے ہیں اور باوجود نقصانات کے اپنے ایمان پر قائم ہیں۔

اب برکینا فاسو میں ڈوری کے مقام پر جہاں آٹھ، نو احمدیوں کی شہادتیں ہوئیں اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ ان کی نسلیں اور ان کی اولادیں ایمان پر قائم ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح ہمارے ان شہیدوں نے ایمان رکھا اور اپنی جانیں قربان کیں اور ہم بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور ہم خلافت کے لیے اور خلافت کے نظام کو قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔

اور ایسے ایسے محبت کے پیغام وہ مجھے بھیجتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ان دُور بیٹھے ہوئے لوگوں کو جن کو ہم بعض دفعہ اَن پڑھ سمجھتے ہیں ان میں بھی ایمان کی ایسی حرارت ہے کہ ان کے الفاظ اور ان کا جذبہ اور ان کا عشق

اور خلافت سے محبت اور پیار ایک نا قابل بیان اور نا قابلِ مثال چیز ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ دائمی ہوگی وہ اس دائمی نظام کو قائم رکھنے کے لیے لوگوں کے دلوں کو بھی ایمان سے بھر رہا ہے اور بھرتا چلا جا رہا ہے۔ افریقہ کے ایک ملک میں مَیں گیا۔ ایک شخص جس کے بازو بھی صحیح طرح کام نہیں کر رہے تھے، معذور تھا۔ اس نے مجھ سے سلام کیا اور اس زور سے جکڑا کہ لگتا تھا کہ میرا ہاتھ کسی شکنجے میں آ گیا ہے اور اتنی محبت کا اظہار کیا کہ حیرت ہوتی تھی کہ اس کو کتنی محبت ہے۔ کبھی کوئی جان پہچان پہلے نہیں۔ صرف خلافت کی محبت تھی۔ دیکھ کے لوگ آنسوؤں سے رونے لگ جاتے تھے۔ کبھی پہلے ملے نہیں، کوئی واقفیت نہیں لیکن اس طرح گلے لگ کے روتے کہ حیرت ہوتی تھی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں خلافت کے لیے محبت پیدا کر دی ہے اور یہ عہد کرتے تھے کہ ہم خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ یہ ہمارا عہد ہی نہیں بلکہ ہم اس کو پورا کر کے دکھانے والے ہیں۔ بے شمار لوگ ہر سال مجھے خط لکھتے ہیں اور بے شمار خطوط ایسے ہیں جن میں چھوٹے بچوں سے لے کر عورتوں اور جوانوں اور بوڑھوں تک کے خطوط میں محبت کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اور ایسی ایسی محبت کے نظارے ہیں جسے دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں خلافت کے لیے اور جماعت کے لیے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے محبت پیدا کر دی ہے اور اسلام کی ترقی کے لیے کتنا درد ان کے دلوں میں پیدا کر دیا ہے۔ پس یہ چیز ہے جو خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے اور اس کو جاری رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ تم لوگ اس پر قائم رہو گے، اگر نیکیوں پر قائم رہو گے، اپنے عمل نیک رکھو گے تو پھر اس سے فیض بھی پاتے رہو گے۔

اللہ تعالیٰ نے انہی آیات میں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ایمان میں ترقی کرنے والے ایسے ہیں جو کبھی شرک نہیں کرتے۔

پس ہمارے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ ہر قسم کے شرک سے بچیں۔ گذشتہ دنوں میں نے یوکے کی شوریٰ میں جو ایک خطاب کیا تھا اس میں بھی میں نے یہی کہا تھا اور حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف حوالوں سے یہ بات بیان کی تھی کہ اگر ہمارے اندر، کسی عہدیدار کے اندر اور صرف عہدیدار ہی مخاطب نہیں بلکہ ہر احمدی مخاطب ہے کسی شخص کے اندر بھی اَنا ہے، ہمارے اندر تکبر ہے تو ہمارے اندر شرک کی ملاوٹ ہے۔

پس اگر ہم نے خلافت کے فیض سے حقیقی فیض پانا ہے اور حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو پھر ہمیں ہر قسم کے شرک سے، اپنی اناؤں سے اور تکبر سے اپنے آپ کو نجات دلانی ہوگی اور اس سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا اور ایسے عہدیدار بھی اور ایسے کام کرنے والے بھی تبھی جماعت کے لیے مفید اور کارآمد وجود بن سکیں گے جب ان کی انائیں ختم ہو جائیں گی، جب ان کے تکبر ختم ہو جائیں گے اور خالصۃً للہ، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کام کرنے والے ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہیں جو نماز کا قیام کرنے والے ہیں، جو زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور یہ لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے یہ انعام کا سلسلہ، خلافت کے انعام کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اس سے فیض پانے کے لیے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا وعدہ خلافت کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے یا خلافت سے

فیض پانے کے لیے کامل اطاعت کرنے والوں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کیونکہ اللہ کی کامل اطاعت کرنے والے وہی ہیں جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں اور عبادت کے لیے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار اس بات کا حکم دیا ہے کہ نمازوں کو قائم کرو۔ پس نمازوں کا قیام انتہائی اہم چیز ہے۔ اس کے لیے ہر احمدی کو جو اپنے آپ کو خلافت سے منسلک سمجھتا ہے اور منسلک کرنا چاہتا ہے اور اس سے فیض پانا چاہتا ہے اس کو یہ بات سامنے رکھنی ہوگی کہ ہم نے نمازوں کے قیام کی طرف بھرپور توجہ دینی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازوں کے قیام کی تشریح کرتے ہوئے ایک جگہ بڑے عمدہ رنگ میں یہ فرمایا کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور نصائح کرتا ہے اور خلیفۂ وقت دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کی وقتاً فوقتاً اٹھتی ہوئی اور پیدا ہوتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نصائح کرتا ہے جس سے قومی وحدت اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 575، ایڈیشن 2022ء)

خلیفۂ وقت سب کا قبلہ ایک طرف رکھتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اصل تصویر ہمارے سامنے ہے۔ پس آج تو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے وہ نظام قائم کر دیا ہے جبکہ خلیفۂ وقت کا خطبہ دنیا کے ہر ملک میں، ہر علاقے میں، ہر شہر میں، ہر گاؤں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے اور صرف یہی نہیں کہ جو باتیں خلیفۂ وقت کر رہا ہے وہ صرف سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کے لیے ہوتی ہیں بلکہ بہت سے خطوط مجھے افریقہ سے، ترکی سے، روس کے ممالک سے آتے ہیں کہ آپ جو باتیں کر رہے ہیں وہ یوں لگتا ہے کہ ہمارے حالات کے مطابق ہیں اور ہمیں یہ سن کر اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ واقعی خلافت کا نظام ایک ایسا نظام ہے جس نے ہمیں ایک اکائی میں پرویا ہے۔

پس یہ خیال کہ جو باتیں ہو رہی ہیں صرف پاکستانی ذہن رکھنے والوں کے لیے ہو رہی ہیں یا یورپ میں بعض لوگوں کے لیے ہو رہی ہیں یہ نہیں ہے بلکہ مجھے خطوط سے یہ پتہ لگتا ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں، ہر ملک میں جو روایات ہیں ان میں کچھ نہ کچھ ایسی باتیں ہیں جو قدرِ مشترک ہیں اور اس کی وجہ سے لوگوں کو اپنی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ آجکل مَیں اسلامی تاریخ پر باتیں کر رہا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق باتیں کر رہا ہوں تو اس میں بھی کئی باتیں ایسی آ جاتی ہیں جو ہمارے لیے نصائح ہیں اور لوگ اس سے بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

علاوہ اس کے ان کو تاریخ اسلام کا بھی پتہ لگ رہا ہے۔ اسلام کی بنیادی باتوں کا پتہ لگ رہا ہے اور اسی ضمن میں صحابہؓ کی سیرت کا بھی ان کو علم ہوا ہے۔ اور اسی ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف مواقع پر جو اسوۂ حسنہ ہے اس کا بھی پتہ لگ رہا ہے۔ اور اس میں بھی بعض باتیں ایسی ہیں جو ان کی ذاتی اصلاح کے لیے بھی ان کو فائدہ مند ہیں اور اس سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس کا اظہار بھی لوگ کرتے ہیں۔

پس یہ خلافت ہی وہ ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم میں پیدا کیا ہوا ہے جس کے ذریعہ سے ایک اکائی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوگئی ہے اور دنیا کے دوسو پندرہ ممالک میں رہنے والا ہر احمدی ایک اکائی بن کر اس نظام سے جڑا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی دیا ہے۔ یہ بھی تزکیہ اموال کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مالوں کو پاک کرو۔ اس میں باقی مالی قربانیاں بھی شامل ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی یہ مالی نظام جاری ہے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت میں دنیا میں چندہ دینے کے ذریعہ

سے افراد جماعت اور جماعتوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔
ایک ملک میں اگر کمی ہے تو دوسرے ملک کے ذریعہ سے وہ کمی پوری ہو رہی ہے۔ افریقہ میں گو لوگ بڑی قربانیاں کرتے ہیں لیکن ان کے حالات ایسے ہیں کہ ان کے اخراجات ان کی آمد سے بہت زیادہ ہیں اس لیے باہر کے ملکوں سے وہاں رقم بھیجنی پڑتی ہے اور وہاں اس کے ذریعہ سے سکولوں اور ہسپتالوں اور مشن ہاؤسز اور مساجد کا نظام چل رہا ہے اور وہاں کے لوگ بھی اس کے بہت شکرگزار ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نظام میں رکھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مخالفین ان ملکوں میں پہنچتے ہیں اور بعض جگہ ایسی ہیں جہاں جا کے وہ کہتے ہیں کہ تم قادیانیت کو چھوڑ دو۔ مرزائیت یا احمدیت کو چھوڑ دو۔ یہ احمدی لوگ اسلام کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے نہیں لیکن لوگ ان غیر احمدیوں کو جو ان کے پاس آتے ہیں یہی جواب دیتے ہیں کہ اب تک تو تم نے ہمیں کچھ سکھایا نہیں۔ آج جماعت احمدیہ آئی ہے اور انہوں نے ہمارے گاؤں میں، ہمارے قصبوں میں ہمارے شہروں میں مساجد بھی بنائی ہیں۔ ہماری تعلیم کی طرف بھی توجہ دی ہے۔ ہمیں سکولوں کی سہولتیں بھی مہیا کی ہیں۔ ہمیں ہسپتال بھی بنا کر دیے ہیں اور ہمیں دین بھی سکھا رہے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں پڑھا رہے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ ہمیں پڑھا رہے ہیں۔ تم نے تو اب تک کچھ کیا نہیں اور آج تم ان کی مخالفت میں آ گئے ہو اور یہ کہنے کے لیے کہ یہ مسلمان نہیں ہیں ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ اگر یہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر کوئی بھی دنیا میں مسلمان نہیں ہے۔ یہ جواب ہوتا ہے ان نومبائعین کا۔ پس یہ بھی خلافت کا جاری نظام ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں مالی قربانی کی روح پیدا کی اور چندہ جات اور زکوۃ کے ذریعہ سے، پھر نظام خلافت کے ذریعہ سے اس کا جو جائز مصرف ہے اور جو حقیقی مصرف ہے وہ ہو رہا ہے اور غریبوں کی پرورش بھی ہو رہی ہے۔ ضرورتمندوں کی ضرورتیں بھی پوری ہو رہی ہیں اور اسلام کی اشاعت کا کام بھی ہو رہا ہے۔

بہرحال جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا بعض ایسے حالات ہیں جس کی وجہ سے بعض جگہوں پر بعض سختیاں بھی آ رہی ہیں۔ بنگلہ دیش ہے، بعض عرب ممالک ہیں، افریقہ میں ملک ہیں، پاکستان ہے اور بعض اَور جگہیں بھی ہیں، فلسطین میں بھی آجکل جہاں کوئی تھوڑے بہت احمدی ہیں بڑی مشکل میں ہیں۔

عمومی طور پر تو وہاں فلسطینیوں کی پوری قوم ہی مشکل میں گرفتار ہے اور ان پر انتہائی ظالمانہ طور پر، بہیمانہ طور پر ظلم کیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ظلم سے نجات دے جو فلسطینیوں پر روا رکھا جا رہا ہے اور ان ظالموں کی کوشش تو یہ ہے کہ ان کی مکمل طور پر نسل کشی کر دی جائے اور یہ ایسا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔
لیکن بہرحال جو احمدی ہیں وہ ان تمام مصائب کو دیکھنے کے باوجود اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ ہمارے اندر نظام خلافت قائم ہے جو ہمیں تسلی بھی دیتا ہے اور ہماری ضروریات کو بھی پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے۔ بعض تو قدرتی آفات کے حادثے ہیں۔ کچھ انسانوں کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اور اپنی اناؤں کی وجہ سے ایک فتنہ اور فساد میں دنیا پڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے جنگیں ہو رہی ہیں اور فساد پیدا ہوئے ہوئے ہیں۔
اگر ان لوگوں نے اب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کی تو پھر ایک تباہی دنیا پر آنے والی ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی مرتبہ پیشگوئی فرمائی ہے۔

پس نظامِ خلافت سے جڑنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں کہ ہم نے دنیا کو بھی تباہی سے بچانا ہے اور جب دنیا کو تباہی

سے بچانے کا عہد کریں گے تو پھر اس کے لیے کوشش بھی کریں گے اور کوشش یہ ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف لانے کی پوری کوشش کریں اور پیغام کو پہنچانے کے لیے اپنے حتی الوسع وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور اس کے لیے جان، مال، وقت قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں اور اسی طرح خود بھی اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے اس طرح بڑھائیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل ہر احمدی پر ہوں اور وہ ان فضلوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہو اور جب قرب پانے والا ہوگا تو پھر جہاں دنیا کو بچانے والا ہوگا وہاں وہ اپنی نسلوں کو بچانے والا بھی ہوگا اور اپنے آپ کو بھی آفات سے بچانے والا ہوگا کیونکہ یہ آفات اور تباہیاں جو ہیں یہ اس قدر گھمبیر شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہیں اور آئندہ پتہ نہیں کیا شکل اختیار کریں جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ جڑنے سے ہی اب دنیا کی بقا ہے اور خلافت احمدیہ اس نظام کا تسلسل ہے، اس وعدے کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جو مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری ہونا تھا۔ پس خلافت احمدیہ کی یہ جو کڑی ہے اللہ تعالیٰ تک لے کر جاتی ہے اور یہ اس کے نظام کو قائم کرنے کے لیے ایک کڑی ہے۔ اس کے لیے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے اور جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں کا بھی وارث بنائے گا اور وہ فضل ایسے ہوں گے کہ دنیا میں کسی اور پر ایسے فضل نازل نہیں ہوسکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں اب آخر میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔'' مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے ''اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان جو نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کے ہر کونے میں، ہر ملک میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو، خلافت احمدیہ کو ایسے لوگ مہیا فرما دیے ہیں جو اپنی قربانیوں کے معیاروں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں ان کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ دنیا کا خاتمہ نہیں ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ میرے سب وعدے پورے نہ کر دے کچھ میری زندگی میں اور کچھ میرے بعد یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور کچھ بعد میں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ آج تک پورا کرتا چلا جا رہا ہے اور نظامِ خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے اس کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی کرتے چلے جائیں گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خوشخبریاں ہمیں دی ہیں ان سے حصہ پانے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فیض کے وعدے سے فیض اٹھانے کے لیے خدا کی عظمت دلوں میں، اپنے دلوں میں بھی اور دنیا کے دلوں میں بھی اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی بٹھانے والے بنیں اور عملی طور پر خدا تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرنے والے ہوں۔ بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کرنے والے ہوں دلوں کو بغض اور کینوں سے پاک کرنے والے ہوں۔ ہر ایک نیکی کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے ہوں اور ایمان میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں تا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے قدم صدق کے قدم شمار ہوں اور ہم اس کے وعدوں سے فیض پانے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر فرد خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہے اور ہم مختلف وقتوں میں جو عہد کرتے ہیں، ذیلی تنظیموں میں بھی ہے، ان کے ممبران بھی عہد کرتے ہیں وہ اسے پورا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں ایسا زمانہ لے کر آئے کہ جب ہم دیکھیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈا ہر جگہ لہرا رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں سے بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہی وہ دن ہوگا جو ہمارے لیے خوشی کا دن ہوگا۔ وہی دن ہے جو ہمارے لیے ایسا بابرکت دن ہوگا جب ہم کہیں گے کہ خلافت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا اس کی برکات سے آج ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور یہی دن ہیں جو دنیا کو تباہی سے بچانے والے دن ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر مکرم کرنل ڈاکٹر پیر محمد منیر صاحب کا ہے۔ یہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ایڈمنسٹریٹر بھی رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں پچاسی سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1963ء میں ڈاکٹر صاحب نے خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے بعد 1967ء میں آپ نے وصیت کی اور وصیت کے نظام میں شامل ہوئے۔ 1991ء میں آپ کے عمل کو دیکھ کر آپ کے والدین نے بھی بیعت کی سعادت پائی۔ کرنل پیر محمد منیر صاحب نے ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد بطور نائب امیر ضلع ملتان بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 2004ء میں ربوہ شفٹ ہو گئے اور پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ کیا۔ فضل عمر ہسپتال میں ان کو لگایا گیا۔ جنرل فزیشن کے طور پر خدمات کیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد ان کو فضل عمر ہسپتال کا ایڈمنسٹریٹر بنایا گیا۔ اس عہدے پر بھی آپ نے بارہ سال تک بڑے اخلاص، محنت اور ہمدردی سے خدمت کی، اپنے فرائض سرانجام دیے اور 2017ء میں صحت کی کمزوری کی وجہ سے ایڈمنسٹریٹر سے ان کو سبکدوش کیا گیا لیکن بطور ڈاکٹر یہ پھر بھی ہسپتال میں خدمت کرتے رہے اور ای این ٹی کے شعبہ میں انہوں نے کام کیا۔ جماعت کے لیے آپ کی بطور واقف زندگی خدمات بھی انیس سال کی ہیں۔ آپ کی اہلیہ امتہ المالک صاحبہ جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نواسی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ نہایت شفیق باپ، مہربان شوہر اور پورے خاندان سے صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ جماعت اور خلافت سے بہت تعلق تھا۔ اپنے وقف کو نہایت

دیانتداری سے پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ کہتی ہیں ساٹھ سال کا میرا ان کا ساتھ تھا۔ بہت ہی نرم مزاج اور سب کا بہت خیال رکھنے والے تھے۔ میرے والدین کا اور میرے بہن بھائیوں کا اور اپنے والدین کا خیال برابر رکھا۔ انسانیت کو سب چیزوں پر مقدم رکھا ہوا تھا۔ ڈیوٹی سے دیر سے گھر آتے تھے تو جب کبھی بھی ان سے پوچھو تو کہا کرتے تھے کہ لوگوں کے کام فائلوں کے ساتھ ہیں جب مرضی فائلیں بند کر دیں لیکن میرا کام انسانوں کے ساتھ ہے۔ میں ان سے ڈیل کرتا ہوں اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔ ایک دن کہتی ہیں کہ گھر بہت لیٹ آئے پوچھا کہ آج لیٹ کیوں آئے ہیں تو انہوں نے کہا کسی ہسپتال کا ایک صفائی کرنے والا خاکروب تھا۔ اپنے ہسپتال کا بھی نہیں۔ اس کی سرجری تھی اور اس کا دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا تو میں اس کے پاس بیٹھا رہا تا کہ اس کی دیکھ بھال کروں۔ تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ اور نوافل کے پابند تھے۔ باقاعدگی سے روزے رکھتے تھے۔ ہر جمعرات کو روزہ رکھنے والے تھے۔ اور جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ان کے عمل کو دیکھ کر ہی ان کے والدین نے 1991ء میں بیعت کی۔

ان کی والدہ کہا کرتی تھیں کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ احمدی نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور صرف مرزا صاحب کو ہی مانتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی لیکن جب میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا تہجد گزار بھی ہے اور نمازوں کا پابند بھی ہے تو میں نے سوچا کہ احمدی غلط نہیں ہو سکتے۔ اس طرح ان کا اپنا عمل ان کے والدین کی جماعت میں شمولیت کا باعث بنا۔ بیعت کیونکہ انہوں نے خود تحقیق کر کے کی تھی اس لیے بڑے باعمل احمدی تھے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے باندھ کر رکھا اور ہمیشہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے رہتے تھے کہ کسی بھی مشکل وقت میں خلیفہ وقت کو لکھو۔ اور خدمت کے لیے ان کو عہدے کی کوئی خواہش نہیں تھی بلکہ مجھے انہوں نے یہی لکھا تھا کہ جہاں بھی آپ لگائیں، جس خدمت پر بھی لگائیں میں تیار ہوں۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور تین بیٹے شامل ہیں۔ پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا ذکر مکرمہ سلیمہ زاہد صاحبہ کا ہے جو سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ حال کینیڈا کی اہلیہ تھیں۔ یہ گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عطاء المومن زاہد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور استاد جامعہ احمدیہ یوکے ہیں۔

مومن زاہد صاحب کے والد نے لکھا ہے کہ ان کی والدہ بلا مبالغہ ساٹھ ستر بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی تھیں اور ان کی وفات کے بعد مرحومہ نے جن کا میں ذکر کر رہا ہوں انہوں نے بھی اس کام کو جاری رکھا اور قرآن کریم پڑھاتی رہیں بلکہ بہت سارے اہل حدیث اور اہل سنت لوگ برملا اس کا اقرار کرتے تھے کہ ہمارے بچوں کو انہوں نے ہی قرآن کریم پڑھایا۔ لکھتے ہیں کہ سعادت مند، سادہ مزاج، وفا شعار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ ہمیشہ دوسروں کی خدمت کرتیں۔ ضرورت مندوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتی تھیں۔

ان کے بیٹے عطاء المومن زاہد کہتے ہیں کہ تنگی کے حالات میں بھی اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کو ترجیح دیتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر رمضان کی ستائیسویں رات جمعہ کی رات ہو تو وہ خدا کے فضل سے بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ (روزنامہ الفضل لاہور 8 / جولائی 1950ء)



جماعت احمدیہ برطانیہ، کینیڈا اور بیلجیم کی مجالس شوریٰ سے
امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے اسلام آباد، ٹلفورڈ سے
آن لائن خطاب کا خلاصہ

☆......نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں

☆......ہر عہدیدار اور شوریٰ کے ممبر کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی خواہش سب سے بڑھ کر ہو

☆......کسی کو خیال نہ آئے کہ جماعت کی کامیابی آپ کی کسی قابلیت کا نتیجہ ہے۔
اس کے برعکس یہ خیال ہو یہ جو کچھ ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہوا ہے

آج مورخہ 24 جون 2025 بروز ہفتہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ کا پہلا روز ہے۔ اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا و بیلجیم بھی اپنی اپنی مجالس شوریٰ منعقد کر رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے بعد مجلس شوریٰ خاص اہمیت رکھتی ہے جو قرآنی حکم اور تعلیمات کے تحت خلیفۃ المسیح کو مشورہ دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے براہ راست مذکورہ مجالس شوریٰ سے خطاب فرمایا۔ برطانیہ میں نمائندگان شوریٰ مسجد بیت الفتوح کے طاہر ہال میں

جمع تھے جبکہ کینیڈا میں نمائندگان شوریٰ مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں جمع تھے۔ یہ تمام مناظر ایم ٹی اے پر براہ راست دکھائے جارہے تھے۔
حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے سٹوڈیوز اسلام آباد سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ بعدازاں حافظ فضل ربی صاحب نے سورۃ النساء کی آیات 59 اور 60 کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ متلو آیات کا انگریزی ترجمہ Jonathan Butterworth صاحب نے پیش کیا۔

خلاصہ خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ
حضورانور نے انگریزی زبان میں خطاب ارشادفرمایا
بعدازاں اردو میں اس کا خلاصہ بھی بیان فرمایا۔

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ویک اینڈ میں یوکے جماعت کو اپنی مجلس شوریٰ کے انعقاد کی توفیق حاصل ہورہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کینیڈا اور بیلجیم کی جماعتیں بھی شوریٰ منعقد کررہی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شوریٰ کے عظیم مقاصد کا حصول ممکن بنائے اور آپ نمائندگان مشاورت کی حیثیت سے جو بھی مشورے دیں ان کی بنیاد انصاف اور تقویٰ پر ہو۔ مزید برآں آپ اس سال جماعت کے الیکشن بھی منعقد کررہے ہیں۔
میرا یہی پیغام اور ہدایت ہے کہ آپ نے اپنا ووٹ ان افراد کے لیے استعمال کرنا ہے جو حقیقتاً مختلف خدمات کے مستحق ہیں۔ کبھی بھی ذاتی تعلقات اور دوستیوں کو اپنے فیصلہ پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔ ہمارے ہر کام کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیے ورنہ شوریٰ کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی مقصد ایک احمدی ہونے کا بھی ہے۔
حضرت مصلح موعودؓ نے جب نظامِ شوریٰ کا قیام فرمایا۔ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر چند سال ہی گزرے تھے اس لیے شروع کی مجالسِ شوریٰ میں کئی صحابہ بھی ممبران تھے۔ اب پوری دنیا میں بہت سے ایسے احمدی ہیں جنہوں نے ماضی قریب میں بیعت کی ہے۔ کئی جماعتیں میں نئے شامل ہوئے ہیں۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے نظامِ شوریٰ قائم فرمایا تو بڑی سیر حاصل ہدایات دیں۔ کئی خطبات اور تقاریر سے شوریٰ کے مقاصد واضح فرمائے۔ اور اس بات کو واضح کیا کہ مجلس شوریٰ کی کیا روح ہے، کس طرح اس کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے یہ بیش بہا خطبات وہدایات مختلف کتب میں جماعت شائع کر چکی ہے۔ مجلس شوریٰ کے تمام ممبران اور تمام عہدیداران کو ان کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ کچھ اردو میں ہیں، کچھ کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ اردو پڑھ سکنے والوں کو تو ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
حضورانور نے فرمایا کہ میں شوریٰ کے بنیادی اصولوں کا ذکر کروں گا جو ہر شوریٰ کے ممبر کے پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔
سب سے پہلا اور عظیم مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا جائے۔ انسان کا اگر اصل مقصد یہ ہو تو اس شخص کے جو مشورے ہیں وہ حقیقت اور انصاف پر مبنی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت قربانی مانگتی ہے۔
حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ہم سب کو ذاتی تعلقات، خواہشات، اپنی آرا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قربان کرنا ہوتا ہے بہرحال کمی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹوٹنے کا نقصان بہت بڑا ہے۔ ایسے شخص کو لوگ ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں۔ دنیا اور دنیوی طور پر وہ منقطع ہوجاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ایسا شخص جسے دنیا بھی حاصل نہ ہوئی اور خدا بھی نہ ملا وہ بدقسمت ترین لوگوں میں سے ہے۔
یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ ہمارے سارے کاموں اور عمل میں

ہمارا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی خواہشات کو ایک طرف رکھیں۔

ہر عہدیدار اور شوریٰ کے ممبر کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کی خواہش سب سے بڑھ کر ہو۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کو حاصل کرنا چھوٹی بات نہیں۔ اس کے لیے وہ قربانی چاہیے جو کسی اور مقصد کے لیے نہیں ہو سکتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی سب سے بڑھ کر ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کی قربانی کی خواہش اہم نہیں بلکہ نیت اہم ہے۔ قربانی کا مقصد نام اور دکھاوا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس میں اللہ کی رضا شامل نہیں۔ بطور شوریٰ کے ممبران کے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ایسی قربانیاں کبھی بھی حقیقی نتائج کی حامل نہیں ہو سکتیں اور اگر ایسے لوگ زندگی گزارنے کے بعد اللہ کی محبت حاصل نہ کر سکے تو کیا فائدہ۔ کئی لوگ عزت و وقار کی قربانی کرتے ہیں پھر بھی خدا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ کئی لوگ مال اور جائیداد کی قربانی کرتے ہیں، کئی علم، وقت کی قربانی کرتے ہیں۔ پھر بھی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔ اور شیطان کے چنگل میں ہیں۔ اصل قربانی، قربانی کی وہ روح ہے کہ انسان مکمل اپنی خواہشات کو، انا کو قربان کر دے۔ جب نفس غالب ہو تو انسان حقیقی مطمحِ نظر سے دور ہو جاتا ہے۔

بظاہر ایک قربانی بہت بڑی نظر آتی ہے۔ لیکن اس کی بنا خالص نہیں۔ کیونکہ انا کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ حقیقتاً جان، مال اور وقت کی قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ دنیا میں ان کی عزت و وقار بڑھے۔ بظاہر لگتا ہے کہ انسان بڑی قربانی کرتا ہے تاہم پسِ پردہ انا کو تسکین دے رہا ہوتا ہے۔ اس کی اپنی خواہشات غالب ہوتی ہیں۔ انسان اپنے گہرائی میں جا کر دیکھے کہ کیا اس نے یہ قربانی خدا کے لیے کی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان کی ذات کی نفی ہو۔

بطور شوریٰ ممبر آپ پورا سال ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں۔ کیا آپ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ جماعت کی خاطر ہیں۔ یا پھر صرف اس لیے کہ آپ اپنے عہدے سے جانے جائیں۔ تو پھر ایسے عہدے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان اپنی ذات کی نفی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی کرتا ہے اور ایک قسم کا شرک کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور ذہن میں کچھ اور ہوتا ہے۔ دراصل اس کا مقصد اپنی ذات کو بڑھانا ہے وہ اپنے آپ کو الٰہ بنا رہا ہے۔ معبود بنا رہا ہے۔

قربانی کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غیر مشروط محبت کرے۔

بہت سے لوگ قربانی کرتے ہیں۔ جان بھی قربان کر دیتے ہیں۔ مقصد ان کا اپنی ذات ہوتا ہے۔ جب تک ان کا نفس اپنی ذات اور انا سے جان نہیں چھڑاتا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کرتا۔

صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بڑی بہادری کے ساتھ جنگیں لڑیں۔ ایک شخص نے بڑی دلیری اور بہادری کے ساتھ جنگ لڑی۔ صحابہ نے اس کی بڑی تعریف کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص تو جہنم میں گیا۔ صحابہ حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہوا۔ صحابہ نے دریافت کیا۔ لوگوں نے بعد میں بتایا کہ وہ شخص جب بہت زخمی ہوا تو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے نیزے پر خود کو گرا لیا۔ اور مرنے سے پہلے اس نے اقرار کیا کہ وہ تو بدلے کی لڑائی لڑ رہا تھا نہ کہ خدا کے لیے۔

تو رسول اللہ ﷺ کی بات سچ ثابت ہوئی۔ یہ ان تمام لوگوں کے لیے اور ہمارے لیے سبق ہے کہ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے حصول کے لیے ہونا چاہیے۔ اگر انسان کی نفسانی خواہشات درپردہ ہوں تو اس کے انعامات نہیں مل سکتے۔ بطور ممبر مجلس شوریٰ ان چیزوں سے اپنے

آپ کو بچائیں۔ جو چیز آپ کی خلوص نیت میں فرق ڈالے اس سے دور رہیں۔

بطور عہدیداران چند کا دوبارہ انتخاب ہو جائے گا، چند نئے آئیں گے۔ آپ اپنے پچھلے تین سالوں پر نظر ڈالیں محاسبہ کریں۔ آپ نے کون سی وہ خدمت کی ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تھی، کونسی خدمت اپنی ذات کے لیے تھی۔ اگر اپنے نفس کے لیے کی ہے یا دنیاوی مقام کے لیے کی ہے۔ تو پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے افضال حاصل نہیں ہو سکتے۔

ایسے لوگ انتخابات میں جن کی منظوری آجائے گی، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنے کے لیے خدمت ہو۔ مثلاً سیکرٹری تبلیغ یہ نہ سوچے کہ اس کی وجہ سے ہماری بیعت کا ٹارگٹ حاصل ہو جائے، سیکرٹری مال کا خیال ہو کہ اس کی محنت کی وجہ سے چندہ بڑھا ہے۔ سیکرٹری تعلیم یہ نہ سوچے کہ اس شعبہ کی ترقی اس کی وجہ سے ہے۔ نہ سیکرٹری امورِ عامہ کو یہ خیال ہو کہ میری صلاحیت کی وجہ سے معاملات حل ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تربیت کے سیکرٹری کا خیال ہو کہ میری وجہ سے روحانی و اخلاقی ترقی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ چند شعبوں کا ذکر کیا ہے۔

کسی کو خیال نہ آئے کہ جماعت کی کامیابی آپ کی کسی قابلیت کا نتیجہ ہے۔ اس کے برعکس یہ خیال ہو یہ جو کچھ ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہوا ہے۔

یہ خیال رہے تو جو دائمی ترقی مقدر ہے اس کو دیکھنے والے ہوں گے۔ اور آپ کا مقام بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بڑھے گا۔ اگر انانیت جڑ پکڑ گئی تو بربادی کا موجب بنیں گے۔

جماعت کے ہر ایک عہدیدار کو جماعت کے اغراض و مقاصد یاد رکھنا چاہئیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔ وہ مقصد یہی تھا کہ بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لایا جائے۔ دنیا میں حقیقی توحید قائم کی جائے، بنی نوع انسان کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ اگر ذرا سی بھی کمی ہے تو ہم یہ مقاصد کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔ انانیت کے برعکس اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زندگی کے ہر موڑ پر بارش کی طرح دیکھیں گے۔ وہی خلافت کے حقیقی سلطانِ نصیر ہوں گے۔

جو بھی خدمت ملے سیکرٹری یا نائب ہوں، جماعت یا خلیفہ وقت کی جانب سے جو کام دیا جائے اس کے لیے پورے خلوص سے کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میں بڑے درد سے کہتا ہوں کہ اپنے ذہن میں یہ بات رکھیں کہ حقیقی فلاح اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اپنی ذات کی اہمیت کو مکمل طور پر انسان ختم نہیں کرتا۔

یہ وہ بنیادی تقاضے ہیں جن کو بطور شوریٰ کے ممبران اور عہدیداران آپ نے پورا کرنا ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو جماعت میں روحانی اور اخلاقی ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ جماعت کی مالی ضروریات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا۔ اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنا کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہر ممکن کوشش کریں اور ہر طرح کی قربانی کے لیے مسلسل اپنے آپ کو پیش کرتے رہیں۔ اگر ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا مشاہدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا ہے کہ تکبر اور انا کو چھوڑ دیں۔ کوئی سیکرٹری یہ نہ سوچے کہ اس کے شعبہ کی ترقی اس کی وجہ سے ہے۔ کسی بھی عہدیدار کو یہ شائبہ بھی ہے اور یہ ذہن میں آتا ہے تو یقیناً انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ جھوٹی انکساری پیش کرتے ہیں۔ لیکن دل میں وہ کچھ اور ہیں۔ اس کے برعکس حقیقتاً منکسر المزاج لوگوں کا دل اور دماغ ایک جیسا ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جو بھی تجاویز آپ پیش کریں۔ پھر خلیفۃ المسیح جو بھی فیصلہ کریں اس پر عمل درآمد بھی ہو۔
صرف پُر جوش تقاریر کرنا کافی نہیں۔ گذشتہ تین سال کی رپورٹس کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کئی باتوں پر آپ عمل نہیں کر پائے۔ آپ کئی تجاویز کو بھول بھی گئے ہوں گے۔ اس لیے گذشتہ تجاویز کو بھی دیکھیں کہ ان پر کیسے عمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔
بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے وسائل محدود ہیں یہ بہانہ سازی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ اس بات پر ثابت قدم رہیں کہ جو کام ہے وہ میں نے کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں، اپنی استعدادوں کو کمال پر پہنچائیں۔ ہر عہدیدار میں صلاحیت ہے وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ اگر اس طور پر کام کریں گے تو ہی سلطان نصیر بن سکیں گے۔

بلکہ اپنی انانیت ختم کر کے، جوش وجذبے کے ساتھ قربانی کریں۔ آنے والی نسلوں کی تربیت کریں۔ محنت، کوشش اور دعا کے ساتھ قربانی کرتے رہیں اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح منتقل کریں۔ پھر شوریٰ میں جو فیصلے کیے جاتے ہیں اس پر عملدرآمد کروانے کے بھی اہل ہوں گے۔
شوریٰ کے دوران شوریٰ کے اصل وقار کو ملحوظ رکھیں۔
بحث برائے بحث نہ کی جائے۔ جو مشورہ دینا ہے دیکھیں کہ اس کی ضرورت ہے؟ مفید بھی ہے، اگر کسی اَور نے وہ مشورہ دے دیا ہے تو ضرورت نہیں اس کو دہرا کر شوریٰ کا وقت ضائع کریں۔
اپنی انانیت، انا اور مَیں کو ماریں پھر کارروائی میں کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف، خشیت اور تقویٰ کے ساتھ رائے دیں۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر اس وقار کو قائم رکھیں گے جو شوریٰ کا حق ہے۔
حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا کریں۔ محض لفاظی اور خوش بیانی کسی طور پر بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں۔
حضور انور نے فرمایا کہ ایک بات جو ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی دے سکتی ہے وہ ربنا اللہ ہے۔
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا
ایسے لوگوں کے عمل میں دین کے بجائے دنیا حاصل کرنا ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ ایک چیز جو ہمیں دنیا سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ کہ ہم نے اللہ کے منادی کی آواز پر لبیک کہا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد ہمارا فرض ہے کہ اللہ سے محبت، خوف اور خشیت کو بڑھاتے چلے جائیں۔
اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اللہ کا خوف ہماری ہر سوچ اور رائے کے پسِ منظر میں ہو، خدا کرے کہ ہماری زبان اللہ تعالیٰ کے خوف سے چلے، ہمارے دماغوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے دلوں میں قائم رہے۔ ہمارے دل اللہ کے خوف سے لرزتے رہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تمام نمائندگانِ شوریٰ اپنی ذاتی انانیت، کو ختم کرتے ہوئے ہر لفظ جو آپ کے منہ سے نکلے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور احمدیت کی ترقی کے لیے ہو۔
اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کو سمجھنے والے بھی ہوں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ آمین
اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زُہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے (یعنی اپنے پاس مال نہ رکھے) بلکہ زُہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الزھد باب ماجاء فی الزھادۃ الدنیا)



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریب تقسیمِ اسناد جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا، جرمنی و گھانا سے خطاب

یہ عہد کریں کہ آج ہم عملی زندگی میں قدم رکھ کر
ایک اَور ہی قسم کا انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے

(جامعہ احمدیہ یوکے، 4رمئی 2025) امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج جامعہ احمدیہ یوکے میں رونق افروز ہوئے جہاں جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا اور جرمنی کے 2024 کے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام نے حضور پُرنور کے دست مبارک سے شاہد کی سند حاصل کرنے کی تاریخی سعادت پائی۔ اسی طرح اس موقع پر حضورِانور نے جامعہ احمدیہ یوکے کے تعلیمی سال 2023 / 2024 میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو امتیازی اسناد سے نوازا۔ امسال پہلی مرتبہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا سے رپورٹ اور وہاں سے فارغ التحصیل مربیان کرام کے اسماء بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

یاد رہے کہ جامعہ احمدیہ وہ بابرکت ادارہ ہے جس کا بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے قادیان میں بویا گیا اور خلفائے احمدیت کے پُرشفقت سائے میں یہ پروان چڑھا۔ آج کی اس پُروقار تقریب نے ایک مرتبہ پھر اس بات کو روزِ روشن کی طرح ثابت کیا کہ قادیان سے مبلغین سلسلہ کی تیاری کا جو کام شروع ہوا تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا کے کئی ممالک اور براعظموں تک پھیل چکا ہے اور یہ

سب جامعات غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

تشریف آوری حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی عمارت کے سامنے واقع سبزہ زار میں اس تقریب کے لیے نصب کی گئی مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا، کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہوئے اور تقریب کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔

عزیزم فارس احمد نسیم نے سورۃ الانعام کی آیات 160 تا 164 کی تلاوت کی۔ متلوّ آیات کا اردو ترجمہ عزیزم سید عبدالہادی نے تفسیر صغیر سے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم عبدالحیٔ سرمد نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

میں سے منتخب اشعار ترنم سے پیش کیے۔

رپورٹ جامعات

بعدۂ مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے جامعہ احمدیہ گھانا سے ہی آن لائن رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں مکرم داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے جامعہ احمدیہ جرمنی جبکہ مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے نے جامعہ احمدیہ یوکے کی رپورٹس پیش کیں۔

تقسیمِ اسناد

بعد ازاں حضور انور نے از راہ شفقت کینیڈا، جرمنی اور یوکے کے جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو شاہد کی ڈگریاں عطا فرمائیں نیز تدریسی سال 2023-2024 کی جامعہ یوکے کی باقی چھ کلاسوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو اسناد امتیاز سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الحمدللہ! آج آپ لوگ شاہد کی ڈگری لے کر نکل رہے ہیں۔ مختلف جامعات کے پرنسپل صاحبان نے اپنی رپورٹس پیش کیں۔ بڑی خوش کن رپورٹس ہیں اور انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ آئندہ بھی ہم جامعہ کا جو مقصد ہے اس کو پورا کرنے والے ہوں اور یہاں سے وہ حقیقی سپاہی بن کر نکلیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اللہ کرے ان کی یہ نیک خواہشات اور دعائیں اور جو رپورٹ میں انہوں نے اظہار کیا ہے اور جو اظہار کرنا چاہتے تھے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں کر سکے وہ پورا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً یہ خوشی کا موقع ہے اور جنہوں نے شاہد کی سند لی ہے وہ خوش ہوں گے۔ اسی طرح ان کے والدین بھی خوش ہوں گے کہ ان کا بیٹا آج جماعت کی خدمت کے لیے، اسلام کا پیغام پھیلانے کے لیے، دینی علم کے ذریعہ تربیت کرنے کے لیے، میدان عمل میں آ گیا ہے۔ پس سوچیں اور غور کریں یہ آپ کے ماں باپ کی خواہشات ہیں، یہ آپ کی جامعہ کی انتظامیہ کی خواہشات ہیں۔ یہی خلیفہ وقت کی خواہش ہے کہ جو جامعہ سے پاس کر کے نکلے ہیں وہ

ایسے ہوں جو حقیقت میں اسلام کو پھیلانے کے لیے اور جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے میدان عمل میں پورا کردار ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اس بات کو ہر فارغ ہونے والے کو سوچنا چاہیے۔ یہ سوچیں کہ کیا جماعت کی خدمت کے لیے آپ حقیقت میں اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں؟ کیا اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لیے آپ پوری طرح علم و معرفت سے اپنے آپ کو پُر کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں یا آئندہ مستقبل میں بھی کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا تربیت کے میدان میں، قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ ہم اس کی کوشش کرتے رہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ میں سات سال میں آپ نے اس علم کو سیکھنے کے لیے ایک ابتدائی کوشش کی ہے اور جامعہ کی تعلیم کے دوران صرف بنیادی علم ہی دیا جا سکتا ہے۔ سات سال میں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ علم حاصل کر گئے اور perfect ہو گئے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس میں ترقی کے لیے اگر آپ بھرپور فائدہ نہیں اٹھائیں گے مستقل قرآن و حدیث کے علم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنائیں گے، اگر آپ کی اور دلچسپیاں ہو گئیں تو جو ابتدائی علم حاصل کیا ہے آپ اسے بھول جائیں گے یا اسے بیان کرنے میں وہ روانی نہیں رہے گی جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہیے جس سے آپ اپنے تبلیغ یا تربیت کے مقاصد کو پورا کرسکیں اور یوں اگر آپ نے اپنے علم کو ترقی نہ دی تو آپ کو مقابل پر آنے والے یا سوال کرنے والے کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ ایک مربی جو جامعہ سے علم حاصل کر کے نکلا ہے اس میدان میں ماہر ہے۔ پس مہارت کے لیے اور اپنے آپ کو اور جماعت کو شرمندگی سے بچانے کے لیے علم و معرفت میں مسلسل کوشش اور ترقی کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس کے لیے آج سے ہی یہ عہد کریں کہ آج ڈگری لینے کے بعد، سند لینے کے بعد، ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔

اب ہم نے صرف سال کے دو امتحانوں کی تیاری نہیں کرنی بلکہ زندگی کے سفر میں اب ہمارا ہر لحہ امتحان کا ہے اور اس کے لیے ہمیں مستقل تیاری کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اس حقیقت کو سمجھنے کی ہر مربی کو ہر پاس ہونے والے کو کوشش کرنی چاہیے لیکن اس حقیقت کو بھی کبھی نہ بھولیں کہ یہ علم و معرفت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں مل سکتی۔

اس لیے خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ آپ نے اپنی عبادتوں کو اس معیار تک پہنچانا ہے جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی تقریروں میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ کی مثال دیتے ہیں تو پھر ایک مربی اور مبلغ کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ مقام وہ خود بھی حاصل کرے۔ تبھی حقیقت میں آج جامعہ سے حصول تعلیم کے بعد سند لینے کا فائدہ ہے۔

پس آج اس خوشی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ آج ہم عملی زندگی میں قدم رکھ کر ایک اور ہی قسم کا انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہماری ترجیحات ہماری دنیاوی خواہشات نہیں ہوں گی بلکہ

روحانی اور علمی ترقی کا حصول ہوں گی۔

جب یہ ہوگا تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ جس کے لیے متعدد موقعوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہار فرمایا ہے۔ جماعت کے افراد سے اظہار فرمایا ہے کہ ایسا ہونا چاہیے ایسا ہونا چاہیے۔ پس اپنے آپ کو دیکھیں، اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیاوی خواہشات ہمیں پیچھے تو نہیں دھکیل رہیں۔

اسی طرح ایک مربی کے لیے جماعتی روایات اور قواعد کا بھی پورا علم ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو جماعتی نظام کا پورا علم ہونا چاہیے۔ دینی علم آپ نے حاصل کرلیا۔ انتظامی لحاظ سے بھی آپ کو ہر چیز پتا ہونی چاہیے۔ جماعت کے مختلف شعبہ جات ہیں ان کا بھی آپ کو علم ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ کبھی میٹنگ ہوئی تو مشنری انچارج سے پوچھ لیا، یا امیر جماعت سے پوچھ لیا، یا میرے پاس آئے تو مجھ سے سوال کر لیے، یا خطوں میں لکھ کر سوال کر لیے کہ یہ قاعدہ کیا ہے اس کے بارے میں کیا ہے۔

خود آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے، محنت کرنی چاہیے، سمجھنا چاہیے، پڑھنا چاہیے۔ ایک مربی کے لیے جماعتی نظام کا پورا علم بہت ضروری ہے۔ یہ بھی تربیت کے لیے ضروری ہے۔ شعبہ جات کا علم ضروری ہے۔ کتنے شعبے ہیں، کون کون سے شعبے ہیں، کس کا کیا کام ہے۔ آپ کو ہر شعبہ کے قواعد کا علم ہو۔ اس کی کتابیں چھپی ہوئی ہیں، وہ پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جماعت احمدیہ میں ایک بہت اہم ادارہ مجلس شوریٰ کا ہے۔ اس کے طریق اور قواعد کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے اور جب یہ قواعد آپ سمجھیں گے، جب آپ کو علم ہوگا، تو آپ لوگ عہدیداروں کی بھی راہنمائی کر سکیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اکثر کو میدان عمل میں کئی سال رہنے کے باوجود بھی اس کا صحیح طرح علم اور ادراک نہیں ہے۔

مثلاً آجکل مختلف جگہوں پر شوریٰ ہو رہی ہیں۔ مجھے پتا لگا ہے، گو ابھی باقاعدہ امیر صاحب کی طرف سے رپورٹ تو نہیں ہے، لیکن ایک رپورٹ آئی ہے کہ امریکہ میں مربی صاحب نے انتخاب کے دوران کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میری بات کو شوریٰ میں شامل کیا جائے۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں کہ امیر کو اس کی اہمیت کے پیش نظر ہمہ وقت ہونا چاہیے۔ امیر جماعت، جماعت کا کارکن ہو۔ تو مربی کو پتا ہونا چاہیے کہ یہ شوریٰ کی روایات اور قاعدے کے خلاف ہے کہ ایسے موقع پر اس طرح اپنی رائے دی جائے۔ اور پھر اس پر اصرار کیا جائے کہ ضرور شامل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کوئی مشورہ دینا ہے، آپ چاہتے ہیں جماعتی نظام کے لیے کوئی مشورہ دینا ہے، آپ میدان عمل میں جائیں گے تو ہو سکتا ہے بہت ساری باتیں آپ کے سامنے آئیں جس میں آپ مشورہ دینا چاہیں تو خلیفہ وقت کو براہ راست لکھیں، نہ یہ کہ غلط موقع پر، غلط فورم پر آپ وہ باتیں اٹھائیں جس سے باقی مجلس بھی بے چین ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے جماعت کے افراد کے اندر سکون پیدا کرنا ہے نہ کہ بے سکونی اور بے چینی۔

پس ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ دو تین سال فیلڈ میں رہنے کے بعد بعض دفعہ آپ لوگوں کو خیال آجائے گا کہ اب ہم بہت تجربہ کار ہو گئے ہیں، اپنے مشورے دے دیں۔ آپ بے شک تجربہ کار

ہو جائیں لیکن ابھی آپ کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ چار سال پانچ سال یا دس سال میں آپ نہیں سیکھ سکتے۔ اس کے لیے ایک تجربے کی ضرورت ہے، علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور سیکھنے کے لیے پھر خلیفہ وقت سے راہنمائی کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام سے، مرکز سے راہنمائی کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ یہ فیصلہ کرنا خلیفہ وقت اور مرکز کا کام ہے کہ ملک کا امیر یا کسی بھی جگہ امیر کو مستقل ہونا چاہیے یا انتخاب کے ذریعہ ہونا چاہیے اور کون ہونا چاہیے۔ ہر ملک کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ یہ باتیں شوریٰ میں بھی پیش نہیں ہوسکتیں کجا یہ کہ انتخاب کے وقت یہ سوال اٹھایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مربیان جو ہیں وہ اپنے آپ کو دیکھیں۔ آپ ہمہ وقت وقف زندگی ہیں۔ اپنا جائزہ لیں کہ ہم ہمہ وقت ہیں؟ کیا ہم نے وہ معیار حاصل کر لیا ہے جو ایک وقف زندگی کے لیے ضروری ہے؟ اپنا وہ معیار حاصل کریں جس میں وہ کہہ سکیں کہ میں خدا اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے والا ہوں یا کوشش کرنے والا ہوں۔ اگر نہیں تو پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میدان عمل میں جا کے یہ بعض عملی باتیں سامنے آئیں گی جس کو آپ لوگوں نے سمجھنا ہے اور جو میدان عمل میں ہیں ان کو بھی میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں وہ بھی سمجھیں۔

یہ دیکھیں کہ کیا وہ خود روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں جس میں وہ اپنے مقاصد کے لیے دعا کریں، جماعت کی ترقی کے لیے دعا کریں۔

اپنا جو کام سپرد کیا گیا ہے اس کے لیے دعا کریں۔ یہ مربی کو دیکھنا چاہیے۔ وہ جائزہ لے کہ اس کی پانچ وقت کی فرض نمازوں کی کیا حالت ہے۔ باقاعدہ باجماعت نماز ادا ہونی چاہیے بغیر کسی جائز عذر کے اس میں کوئی چھوٹ نہیں ہے۔ فرائض کے علاوہ سنتوں کی ادائیگی کا جائزہ لیں کہ کس حد تک سنوار کر ادا کر رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ فرض نماز سے باجماعت نماز سے دو منٹ پہلے آئے اور جلدی جلدی دو یا چار سنتیں پڑھیں اور فارغ ہو گئے۔ سنتیں بھی سنوار کر ادا کرنی چاہئیں۔ یہ بھی مربی کا کام ہے۔ اپنے نمونے دکھائیں گے تو دوسرے آپ کے نمونے دیکھ کر اس پہ عمل کریں گے۔ یہ آپ جائزہ لیں۔ یہ دیکھیں کیا آپ ہمہ وقت ہیں۔ سوچیں کہ ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ اپنا علم بڑھانے کے لیے ہم باقاعدہ مطالعہ کریں اور اس کے لیے پروگرام بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے ساتھ جرمنی کے مربیان کی میٹنگ تھی۔ ان کو میں نے کہا تھا کہ میں ان کاموں کے لیے گھنٹوں کی بات کر رہا ہوں یہ نہیں کہہ رہا کہ کتنا وقت دیتے ہیں کیونکہ آپ زندگی وقف ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ ہم نے دس منٹ وقت دیا یا پندرہ منٹ دیا یا بیس منٹ دیے یا پچاس منٹ دیے، یہ نہیں۔ یا ہفتہ میں اتنا وقت دیا۔ روزانہ آپ نے یہ دیکھنا ہے یا ہفتوں میں یہ دیکھنا ہے کہ کتنے گھنٹے آپ نے مختلف کاموں کے لیے وقت دیا۔ اپنے وقت کو آپ نے گھنٹوں میں تقسیم کرنا ہے۔ جب اس طرح کریں گے تب آپ کو محنت کی عادت پڑے گی۔ یہ دیکھنا ہے کہ تبلیغ کے لیے آپ نے کتنے گھنٹے دیے۔ اس کے لیے ابھی سے ایک پروگرام بنانا ہوگا۔ جماعت کے افراد کی تربیت کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔ جماعت کے بچوں کی تربیت اور انہیں قرآن کریم پڑھانے اور دینی علم سکھانے کے لیے کتنے گھنٹے دیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اس لیے ہم قرآن نہیں پڑھا سکتے اور مجبوراً ہمیں پھر غیر احمدیوں سے پڑھوانا پڑتا ہے یا ہمیں اجازت دیں کہ ہم غیر احمدیوں سے پڑھوالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ ایک مربی کو سوچنا چاہیے کہ یہ جواب مربی کے لیے مناسب

ہے؟ جو ایسے جواب دینے والے ہیں ان کو تو شرم سے پانی پانی ہو جانا چاہیے کہ لوگ غیروں کے پاس جائیں۔ جماعت اتنا خرچ کر کے مربیان تیار کر رہی ہے اور وہ کہہ دیں ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ وقت نہیں ہے تو آپ لوگوں کا پھر مقصد کیا ہے؟ آپ زندگی وقف ہیں، آپ کا اپنا وقت تو ہے ہی نہیں۔ آپ نے تو یہ عہد کیا ہوا ہے کہ جو میرا وقت ہے وہ جماعت کا وقت ہے۔ تو پھر اس کے لیے قربانی کریں۔

پس آپ جو میدان عمل میں جا رہے ہیں بہت بڑی ذمہ داری کے ساتھ جا رہے ہیں اور جو میدان عمل میں پہلے ہی ہیں انہیں بھی میں آج اس بارے میں کہتا ہوں کہ اپنا جائزہ لیں۔ نئے آنے والوں کے لیے نمونہ بنیں نہ کہ سستی کی راہ دکھائیں اور نہ ہی اپنے غلط قسم کی ترجیحات کے نمونے دکھائیں۔ اور آپ لوگ جو آج میرے سامنے بیٹھے ہیں، نئے مربیان ہیں وہ یہ سوچیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کیا ہے۔ ایک عہد کیا ہے تو پھر اس عہد کو پورا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے سامنے بعض لوگوں کے، سینئرز کے نیک نمونے نہیں ہیں۔ بہت سارے نیک نمونے بھی ہیں یہ نہیں ہے کہ نمونے نہیں ہیں۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں ان کو نہیں آپ نے دیکھنا۔ جن کے نیک نمونے ہیں ان کو دیکھنا ہے۔ جن کے نیک نمونے نہیں ہیں وہ آپ کے لیے اسوہ یا رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا صحابہؓ اور حقیقی وقف نبھانے والے آپ کے لیے اسوہ ہیں۔ ان کا نمونہ ہے جو آپ نے دیکھنا ہے۔

پس آج اس عہد کے ساتھ میدان میں اترنے کا وقت ہے ورنہ سند لینا تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ یہ تو معمولی توجہ اور محنت سے بھی مل جاتی ہے۔

جو تلاوت کی گئی آپ کے سامنے اس میں بھی آپ کو یہی نصیحتیں ہیں: اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہ چیزیں غور کرنے والی ہیں۔

آپ کے سامنے نظم پڑھی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بہت توقعات کیں، بہت دعائیں دیں۔ ان کو سوچیں اور غور کریں۔ شعر سنا، محظوظ ہوئے اور ختم ہو گیا یہ معاملہ نہیں۔ ایک مربی کو تو اس بارے میں ہر وقت غور کرتے رہنا چاہیے۔ معمولی محنت سے بھی سند مل جاتی ہے۔ یہ تو آپ کو مل گئی۔

اب جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے اس کا حق ادا کرنے کے لیے ایک مستقل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح بعض فارغ ہونے والوں کی تقرری دفاتر میں ہوتی ہے یا انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لیے ہوتی ہے۔ تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب یہاں ہیں، یہاں دفتروں میں ہی رہیں گے اور اپنے اصل مقصد کو بھول جائیں۔ علم حاصل کرنے کی طرف توجہ کم ہو جائے۔

ایسے مربیان کو بھی میں یاددہانی کروا دوں کہ اپنی روحانی، علمی ترقی پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

آج اگر دفتر میں ہیں تو کل آپ کو مربی بنا کر کسی جماعت میں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ وہاں جا کر یہ عذر نہ ہو کہ ہم کیونکہ دفاتر میں کام کرتے رہے اس لیے ہمیں مسائل اور تربیتی امور پہ دسترس نہیں ہے یا جو کچھ ہم نے پڑھا وہ ان کاموں کی وجہ سے ہم بھول گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے اس حوالے سے بھی بعض مربیان کے جائزے لیے ہیں۔ بعض آسان باتیں بھی انہیں بیان کرنی مشکل لگی ہیں۔ اس لیے کہ دفتر میں کام کر کے وہ جو مسائل تھے وہ باتیں بھول گئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا دفتری کاموں سے ہی واسطہ ہے اور علم بڑھانے کی طرف توجہ نہیں۔ یا اگر کوئی جواب دیتا بھی ہے تو ان کو بہت سوچ کر جواب دینا پڑتا ہے حالانکہ فوری

جواب آنا چاہیے۔ آجکل تو ہمارے مخالفین جو ہیں وہ تو جماعت کے خلاف لٹریچر پڑھ کے سوال پر سوال کر رہے ہوتے ہیں۔

وہ اگر اعتراض کے سوال کر سکتے ہیں تو آپ لوگ جو اس معاملے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، کہیں بھی کام کر رہے ہوں، کیوں اپنے علم کو بڑھاتے ہوئے فوری طور پر ہر اعتراض کا جواب دینے والے نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس آپ لوگ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ کو لگایا جائے آپ نے اپنے تعلق باللہ میں بڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ قرآن و حدیث میں علم وسیع کرنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی طرف خاص توجہ دینی ہے۔

بعض مربی بڑے فخر سے مجھے بتا دیتے ہیں کہ آج ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فلاں کتاب کے چار یا پانچ صفحے پڑھ لیے۔ یہ تو فخر کی بات نہیں، یہ تو شرم کی بات ہے۔ مربی کو تو یہ بتانا چاہیے کہ آج اتنے گھنٹے مطالعہ میں میں نے یہ علم حاصل کیا اور اس کے نوٹس بھی بنائے۔

بعضوں کو میں نے کتابیں پڑھنے کے لیے دیں جو جامعہ سے پاس ہو کر ابھی ٹریننگ کر رہے ہیں۔ میں نے پندرہ دن، بیس دن، مہینہ تک دیا لیکن وہ کتاب ان سے ختم نہیں ہوئی۔ یہ تو ایک مربی کا شیوہ نہیں ہے۔ یہ تو اس شخص کا شیوہ نہیں جو اپنے آپ کو یہ کہتا ہے کہ میں نے دینی علم کا ماہر بننا ہے اور دنیا میں دین کو پھیلانا ہے۔ اسلام کے غلبہ کے لیے میں نے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنا ہے۔ یہ تو عام آدمی کا عہد ہے۔ مربی کا تو اس سے بہت بڑھ کے عہد ہونا چاہیے۔ پندرہ دن بعد بیس دن بعد مہینے بعد پوچھو تو کہتے ہیں اوہو! ہم بھول گئے اور یہ عملاً اس طرح ہو رہا ہے۔ تو اس لیے جامعہ پاس کرنے کے بعد بھی آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر آپ میں وسعت حوصلہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ بھی کسی بات پر چڑ کر جواب دیں گے۔ لوگوں کے اعتراضوں کا چڑ کر یا غصہ میں یا غلط رنگ میں جواب دیں گے یا اپنے سے بات کرنے والے سے یا سوال کرنے والے سے بیزاری کا اظہار کریں گے تو آپ لوگ اس کی ٹھوکر کا باعث بنیں گے۔

آپ لوگ لوگوں کی ٹھوکر کے لیے نہیں بنائے گئے آپ لوگ لوگوں کے سکون کا سامان پیدا کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

پس اس بات کو سمجھیں۔ لوگوں سے پیار اور محبت اور ادب و احترام سے پیش آنا ایک مربی کا خاصہ ہونا چاہیے۔ دنیاوی خواہشات آپ کی ترجیح نہ ہوں بلکہ دین کو مقدم کرنے کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہونے چاہئیں۔ متقیوں کا امام بننے کی دعا کرتے ہیں۔ **واجعلنا للمتقین اماماً**۔ تو اپنے گھر سے سب سے پہلے یہ شروع ہونا چاہیے۔ اپنے گھروں کو ایسا بنائیں کہ جہاں حقیقت میں یہ نظر آئے کہ آپ کے گھروں میں اسلامی تعلیم کے نمونے قائم ہیں۔ بچوں کو یہ پتا ہونا چاہیے، بیوی کو یہ پتا ہونا چاہیے۔ کچھ کی شادیاں ہوگئی ہیں۔ کچھ کی ہوں گی ان شاء اللہ اور جو میدان میں ہیں ان کو بھی کہتا ہوں کہ بیوی بچوں کو خیال ہو کہ ہمارا خاوند یا باپ جو کچھ ہمیں کہے گا یا کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں یہ باتیں کہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے ارشادات کے مطابق ہمیں یہ باتیں بتا رہا ہے۔ قرآن کریم کے احکامات کے مطابق ہمیں یہ باتیں کر رہا ہے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ روحانی ترقی گھروں کے لیے وہ چیز ہے جو آپ کے گھروں کو بھی سکون دے گی اور ہر واقف

زندگی خاوند کی عورت یا ہر واقف زندگی باپ کا بچہ دل میں یہ احساس رکھے گا کہ ہمارا والد، ہمارا باپ ہمارے لیے نمونہ ہے۔ اسی طرح جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو دنیاوی خواہشات جو ہیں بیوی کی یا بچوں کی وہ بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کو بھی پتا ہے کہ ہمارا باپ وقف زندگی ہے اور اس نے محدود وسائل میں گھر چلانا ہے اور گزارہ کرنا ہے۔ جب آپ کی گھروں میں یہ حالت ہوگی تو جماعت میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ یہ نمونے پھر باہر بھی نکلیں گے۔ پس اس بات کو دیکھتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج تو جماعت کے اپنے وسائل ہیں۔ اپنے وسائل کے لحاظ سے مربیان یا واقف زندگی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ چند سال پہلے تک یہ حالت نہیں تھی۔ گھانا میں مَیں رہا ہوں۔ واقف زندگی کا الاؤنس مشکل سے مہینے کے لیے پورا ہوتا تھا۔ بعض وقت تو مشکل سے پندرہ بیس دن کے بعد تک بھی نہیں جاتا تھا لیکن میں نے بہت سے واقفین کو دیکھا ہے وہ اسی میں خوش تھے۔ کبھی انہوں نے شکوہ نہیں کیا۔ اس لیے ان کو پتا تھا کہ ہم نے اپنے بیوی بچوں کے سامنے جو نمونے بیان کیے ہوئے ہیں اور جو وقف زندگی کی اہمیت بتائی ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہم سے یہ غلط مطالبات نہیں کریں گے۔ جب غلط مطالبات گھر سے نہ ہوں تو بے چینی بھی نہیں ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بلکہ مجھے یاد ہے کہ جب میں گھانا جانے لگا تو مولانا محمد شریف صاحب سیکرٹری نصرت جہاں تھے۔ وہ اپنے واقعات بیان کر رہے تھے۔ وہ بڑا عرصہ فلسطین اور گیمبیا میں مبلغ رہے ہیں۔ کہتے ہیں وہاں ہم پہ ایسے حالات ہوتے تھے کہ سالن پکانا تو مشکل بات تھی، ڈبل روٹی لیتے تھے اور پانی میں بھگو کے کھا لیتے تھے۔ اس طرح بھی گزارہ کیا مربیان نے۔ آپ لوگ تو آج کل بڑی سہولتوں سے رہ رہے ہیں۔ اس لیے یہ باتیں سامنے رکھیں اور سوچیں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو اتنے فضل ہیں، اتنے احسان ہیں، اس کا شکر ہم نے کس طرح ادا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھوکا نہیں مارتا۔ مَیں نے دیکھا ہے ہم بھی وہاں بعض کٹھن حالات میں رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دیتا ہے اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ رات کو بھوکے سوئے ہوں۔ بہت سارے مربیان نے وہاں بہت قربانیاں کی ہیں۔ پس قناعت بھی ایک مربی اور مبلغ کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپ میں قناعت ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی ہمارے ساتھ گھانا کے طلبہ شامل ہیں، افریقہ کے ممالک کے بھی ہیں، انہیں میں بتا دوں کہ جو سہولتیں آج آپ کو مل رہی ہیں ہمارے وقت میں اس کا تصور بھی نہیں تھا لیکن مربیان اس وقت جو کام کرنے والے تھے جو وقف کی روح کو سمجھنے والے تھے وہ اس بات پر بھی خوش تھے اور اپنے کام کرتے تھے۔

اس لیے جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کریں اور جو اب میدان عمل میں جانے والے ہیں وہ بھی یہ سوچ کر آج عملی زندگی میں قدم رکھیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہے تو اب ہم نے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور جب یہ ہوگا تو جہاں آپ کے کاموں میں برکت پڑے گی وہاں آپ کے گھروں میں بھی برکت پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل چیز تو ذہنی سکون ہے۔ گھریلو سکون ہے، معاشرے کا سکون ہے، اس کے لیے آپ نے کوشش کرنی ہے۔ پیٹ بھرنا یا دنیاوی خواہشات کو پورا کرنا یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ تو ہو ہی جاتا ہے۔

پس آج کے دن آپ جو یہاں اپنے سند لینے آئے ہیں ان میں انگلستان کے مربیان جامعہ کے فارغ التحصیل بھی شامل ہیں، کینیڈا کے

بھی شامل ہیں، امریکہ سے بھی آئے ہوئے ہیں، یورپ سے بھی آئے ہوئے ہیں، گھانا والے بھی ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور گھانا جامعہ میں جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں بھی بتایا یہاں تو کئی ممالک کے مربیان ہیں۔ کینیڈا میں بھی کئی ممالک کے تھے لیکن اب کچھ دیر کے لیے حکومت نے پابندی لگائی ہے شاید آئندہ یہ نہ ہوں لیکن اس وقت تو ہیں۔ تو ہمیشہ ہر ایک کو یہ سوچنا چاہیے، پڑھنے والوں کو بھی جو آج فارغ ہوئے ہیں اور ان کو بھی جو میدانِ عمل میں ہیں کہ ہم نے اپنے وقف کو اس طرح نبھانا ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ کسی قسم کی دنیاوی خواہش کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا۔ خواہ کہیں بھی ہماری ڈیوٹی ہو۔ اپنے آپ کو ہمہ وقت دین کے کاموں کے لیے، ہر قربانی کے لیے تیار کرنا ہے۔

اگر آپ یہ سمجھ لیں گے تو پھر یہ سوال نہیں ہوگا کہ امیر ہمہ وقت ہونا چاہیے بلکہ آپ امیر کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تبلیغ کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تعلیم کا کام بھی کر رہے ہوں گے، سیکرٹری تربیت کا کام بھی کر رہے ہوں گے بلکہ یہاں تک کہ سیکرٹری مال کا کام بھی آپ کر رہے ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنے عمل سے اپنی تقریروں سے اپنے خطبات سے لوگوں کو صحیح راہنمائی کرنی ہے اور جب لوگوں کی صحیح راہنمائی ہو جائے گی تو سیکرٹریان کا کام تو ویسے ہی ہلکا ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ بجائے یہ کہنے کے کہ فلاں ہمہ وقت ہو یا فلاں نہ ہو، آپ اپنے آپ کو ہمہ وقت قربانی کے لیے تیار کریں۔ یہ عہد ہے جو حقیقت میں خوشی مہیا کرنے والا ہے نہ آج کی سند لینا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے ارادے ہیں، ایسے لوگوں کے عہد ہیں جو پھر دنیا میں انقلاب پیدا کرتے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو مسیح موعودؑ کی واقفِ زندگی کی فوج میں اس لیے شامل کیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانا ہے۔

پس یہ عہد اگر کیا ہے تو اس کے لیے عملی کوششوں کی ضرورت بھی ہے اور جب یہ عملی کوشش ہوگی تو یہ کوشش آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنائے گی اور جس کو خدا تعالیٰ کے فضل حاصل ہو جائیں اسے اور کیا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سب کو یہ توفیق دے کہ یہ فضل حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

تصاویر

دعا کے بعد جامعات احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور یوکے سے فارغ التحصیل مربیان کرام، جامعہ احمدیہ یوکے کی سات کلاسز، سپیشل کلاس، اساتذہ جامعہ احمدیہ یوکے، کارکنان جامعہ احمدیہ یوکے، طلبہ جامعہ احمدیہ یوکے کی مجموعی تصویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی درجہ ثالثہ (جو آج کل حضور انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے نیز حضور پُرنور سے ملاقات کرنے کی غرض سے یوکے آئے ہوئے ہیں) کو حضور انور کے ساتھ مارکی کے ایک جانب تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر stone house میں قیام فرمایا اور اس کے بعد جامعہ احمدیہ کی عمارت میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد مارکی میں حضور انور کی معیت میں تمام مہمانوں کے لیے ظہرانے کا انتظام تھا۔ دنیا کے متعدد ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، طلبہ و اساتذہ و کارکنان جامعہ احمدیہ یوکے سمیت کوئی سوا چھ سو کے قریب احباب و خواتین نے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔

یاد رہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل اس تقریب میں شامل چاروں جامعات کی کارگزاری رپورٹس پیش کی گئی تھیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل درج ہے:

رپورٹ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

از فرید احمد صاحب نوید پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا



سیدی! اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں دنیا کے مختلف ممالک میں جامعہ احمدیہ کی کئی شاخیں قائم ہوئی ہیں جن میں سے ایک جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا بھی ہے جو 2012 میں قائم ہوا تھا اور آج اس کی 9ویں تقریب تقسیم اسناد کے لیے ہم سب یہاں موجود ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت شکر گزار ہیں کہ حضور انور نے آج کی اس تقریب میں جامعہ انٹرنیشنل (گھانا) کو بھی شامل فرمایا جو ہمارے لیے بہت بڑی سعادت اور تاریخی اعزاز ہے۔

سیدی! اس موجودہ کلاس کو شامل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی اس شاخ سے اب تک 27 ممالک کے کل 196 طلبہ شاہد کی ڈگری لے کر فارغ التحصیل ہو چکے ہیں جن میں سے 76 کا تعلق گھانا سے ہے جبکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ میں 36 ممالک کے 256 طلبہ زیر تعلیم ہیں ان ممالک کے نام حضور کی خدمت میں Alphabetical Order میں پیش ہیں۔

Afghanistan, Argentina, Australia, Benin, Burkina Faso, Cameroon, Canada, Central African Republic, Congo Brazzaville, Congo Kinshasa, Egypt, Ghana, Guinea Conakry, Guinea-Bissau, Ivory Coast, Kazakhstan, Kenya, Liberia, Madagascar, Malaysia, Mali, Mauritius, Niger, Nigeria, Pakistan, Philippines, Rwanda, Senegal, Sierra Leone, Sri Lanka, Tanzania, The Gambia, Uganda, United States of America, Zambia, Zimbabwe.

سیدی! ان ممالک کے علاوہ اردن، انڈونیشیا، کرغیزستان، ٹوگو اور گبون کے طلبہ بھی قبل ازیں جامعہ سے شاہد کی ڈگری لے کر فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 41 ممالک کے طلبہ اس جامعہ سے استفادہ کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں، فالحمد للہ علی ذالک۔

سیدی! آج کی اس تقریب تقسیم اسناد میں 24 طلبہ شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ حضور انور کے خطاب اور اختتامی دعا کے بعد حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ کی منظوری سے محترم مولانا نور محمد بن صالح صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا فارغ التحصیل ہونے والے ان طلبہ میں شاہد کی ڈگری اور میڈلز تقسیم کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

امسال فارغ التحصیل ہونے والے ۲۴؍خوش نصیب طلبہ کے نام پیش خدمت ہیں: عبد اللہ اکنبی (نائیجیریا)، عبدالباسط (نائیجیریا)، عبدالتواب ابولاجی (نائیجیریا)، انصر محمود (گنی کناکری)، محمد بن آدم (گھانا)، عبدالرّحیم محمود احمد (نائیجیریا)، وگوماسِنانی (یوگنڈا)، عبد اللہ انیق سیبسے (گھانا)، عبدالرّفیق لارٹے (گھانا)، عبدالتواب Oyetunji (نائیجیریا)، علی عبدالصّدّیق (گھانا)، محمد الفیاض (نائیجیریا)، اسحٰق فردوس (گھانا)، مامبو راتیف خلفانی (تنزانیہ)، عزیزی محمد (تنزانیہ)، اوسائے عیسیٰ (گھانا)، الیاس آدم (گھانا)، احمد حسن (گھانا)، حماسالو داؤد (زیمبیا)، ابوبکر عطاالرزّاق (گیمبیا)، سوک ادریس (گھانا)، محمود باہ (سینیگال)، عبداللہ سدیس (گھانا)، عبداللہ سلمان (قزاقستان)

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہمات میں حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ کا دست و بازو اور سلطان نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ کینیڈا

از داؤد احمد صاحب حنیف پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدکم اللہ کی ہدایات اور راہنمائی اور دعاؤں کے ساتھ جامعہ احمدیہ کینیڈا انٹرنیشنل سے اب تک 157؍مبلغین تیار ہو کر میدان عمل میں خدمات بجالا رہے ہیں الحمد للہ۔

اس وقت کینیڈا اور امریکہ کے علاوہ 8؍دیگر ممالک سے کل 114؍طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ دوران سال تعلیمی، تربیتی تدریسی اور ورزشی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں۔ گذشتہ سال 14؍مبلغین نے شاہد کی اسناد حاصل کیں۔



سیدی! جامعہ کے زیر انتظام جاری حفظ القرآن سکول سے اب تک 71؍حفاظ فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ نیز اس وقت 18؍حفاظ زیر تعلیم ہیں۔

سیدی! عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ کے منشا کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ

رپورٹ جامعہ احمدیہ جرمنی

از شمشاد احمد صاحب قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی



سیدی! جامعہ احمدیہ جرمنی کی سال 2023-24 کی مختصر کارگزاری رپورٹ پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں طلبہ کی کل تعداد 105 تھی۔ الحمد للہ کہ آج حضور انور کے دستِ مبارک سے اسناد وصول کرنے کی سعادت پانے والی یہ دسویں کلاس ہے، جس میں کل 16؍طلبہ ہیں، ان میں 13؍وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی اب تک 138؍پھل اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پا چکا ہے۔ امسال بھی حضور انور ایدہ

اللہ کے منظور فرمودہ کیلنڈر کے مطابق عمل کیا گیا۔ مقررہ نصاب کے ساتھ ساتھ، مجلسِ علمی، مجلس العاب اور مجلس ارشاد کی طرف سے علمی و ورزشی مقابلہ جات، معلوماتی لیکچرز، سیمینارز، جلسوں اور غیر احمدی مساجد، غیر مسلم عبادت گاہوں اور درسگاہوں کے دوروں کا اہتمام کیا گیا۔ ہائیکنگ اور غیر ملکی سطح پر ورزشی مقابلہ جات میں شمولیت کی گئی۔ علاوہ ازیں اساتذہ وطلبہ کو جماعتی تبلیغ و جماعتی پروگرامز میں شامل ہونے اور ڈیوٹیاں دینے کی توفیق ملتی رہی۔ درجہ شاہد کے طلبہ کو مقالہ جات کی تکمیل، امتحانات اور انٹرویوز کے بعد کچھ ضروری عملی کاموں کی ٹریننگ بھی کروائی گئی۔

آخر میں پیارے آقا کی خدمت میں جامعہ کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کماحقہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتے ہوئے خلافت کے سلطان نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ یوکے

از ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے



سیدی! آج کی اس دسویں بابرکت تقریب تقسیم اسناد میں جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والے اٹھارہ مربیان کرام کا یہ تیرھواں بیچ ان شاء اللہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت پائے گا جن کی 2017 میں حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ اس طرح جامعہ احمدیہ یوکے کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک دنیا بھر کے پانچ براعظموں کے 19/ممالک سے تعلق رکھنے والے کُل 237/مربیان کا نذرانہ اپنے آقا کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبہ پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور احسان یہ ہے کہ ان طلبہ کو اپنے آقا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے براہ راست حصول تربیت کی سعادت ملتی ہے۔ علاوہ ازیں حضور انور کی اقتدا میں نمازوں اور جُمعات کی ادائیگی نیز مختلف مواقع پر حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے بھی یہ طلبہ فیضیاب ہونے کا شرف پاتے رہتے ہے۔ وماتوفیقنا الا باللّٰہ

اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کا وفادار خادم بنائے رکھے۔ ہمیں ایسے رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے جس سے ہم حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے والے ہوں اور ہم سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جو حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لیے تکلیف کا موجب ہو، آمین۔ اس دعا کے ساتھ ہم سب حضور انور کے بے حد شکرگزار اور ممنونِ احسان ہیں کہ حضور انور نے ہماری عاجزانہ درخواست کو از راہ شفقت قبول فرماتے ہوئے اس تقریب کو برکت بخشی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک وجزاکم اللہ تعالیٰ۔

ان مختصر گزارشات کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست ہے کہ حضور انور از راہ شفقت کینیڈا، جرمنی اور یوکے کے جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے ان مربیان کرام کو شاہد کی ڈگری عطا فرمائیں نیز تدریسی سال 2023 2024 کی جامعہ یوکے کی باقی چھ کلاسوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ کو اسناد امتیاز سے نوازیں۔

شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا 2024

مکرم سید حاشر ھود احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم حارث احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم ارحم احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ،مکرم غیور احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم مبین ڈوگر صاحب مربی سلسلہ،مکرم سید ذیشان احمد عاکف صاحب مربی سلسلہ،مکرم ارسلان احمد عارف صاحب مربی سلسلہ،مکرم حاشر محمود صاحب مربی سلسلہ،مکرم جنید اسلم صاحب مربی سلسلہ،مکرم ماہر احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم عطاء الکریم صاحب مربی سلسلہ، مکرم عطاء الحیّٔ صاحب مربی سلسلہ،مکرم منیب ہارون اقبال صاحب مربی سلسلہ،مکرم طاہر احمد میاں صاحب مربی سلسلہ۔

شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی 2024ء

مکرم مبارز احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ،مکرم عدنان احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ،مکرم فطین احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم رضوان اللہ سندھو صاحب مربی سلسلہ،مکرم مرتاض احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم کاشف محمود صاحب مربی سلسلہ، مکرم عبدالنور بھٹی صاحب مربی سلسلہ،مکرم سید اعتزاز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ،مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم ارسلان احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم اسامہ سلیم جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ،مکرم فرحان منظور احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم بلال احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ،مکرم اسامہ اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم عدیل احمد صاحب مربی سلسلہ۔

شاہدین جامعہ احمدیہ یوکے 2024

مکرم حزیم احمد عارف صاحب مربی سلسلہ،مکرم عامر سعید بھٹی صاحب مربی سلسلہ،مکرم مبرور احمد زیب فرخ صاحب مربی سلسلہ،مکرم احتشام احمد عارف صاحب مربی سلسلہ،مکرم باسل طاہر منیر صاحب مربی سلسلہ،مکرم احسان احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم دبیر احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم شیخ دانش خرم صاحب مربی سلسلہ،مکرم وحید احمد شاکر صاحب مربی سلسلہ،مکرم دانش جنید احمد صاحب مربی سلسلہ،مکرم رضوان شہزاد بٹ صاحب مربی سلسلہ،مکرم قویم احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ،مکرم حمزہ احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ،مکرم نوید الرحمٰن ججہ صاحب مربی سلسلہ،مکرم منور احمد گھمن صاحب مربی سلسلہ،مکرم نجیب الرشید ڈوگر صاحب مربی سلسلہ،مکرم ارسلان احمد اعجاز صاحب مربی سلسلہ،مکرم سعد احمد صاحب مربی سلسلہ۔

سال 2023/2024 میں پوزیشن لینے والے طلبہ۔

جامعہ احمدیہ یوکے

درجہ خامسہ

۱۔عزیزم سرفراز احمد، ۲۔عزیزم مطاہر مبشر عفت، ۳۔عزیزم صہیب طاہر رانا

درجہ رابعہ

۱۔عزیزم طٰہٰ وَ الدین خاندکر، ۲۔عزیزم حاشر احمد مبشر، ۳۔عزیزم ادیب احمد

درجہ ثالثہ

۱۔عزیزم صباح الدین علیم، ۲۔عزیزم ماہد احمد، ۳۔عزیزم ذیشان احمد

درجہ ثانیہ

۱۔عزیزم مسرور احمد عودہ، ۲۔عزیزم فارس احمد نسیم، ۳۔عزیزم خان فرید احمد

درجہ اولیٰ

۱۔عزیزم طلحہ احمد، ۲۔عزیزم لبید احمد اسلام، ۳۔عزیزم فاران احمد بٹ

درجہ ممہدہ

۱۔عزیزم تنزیل احمد خرم، ۲۔عزیزم شہریار خرم باجوہ، ۳۔عزیزم مصلح محمود



حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے واقفاتِ نَو اور واقفینِ نو برطانیہ کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر اسلام آباد ٹلفورڈ سے بصیرت افروز اختتامی خطابات

☆......واقفاتِ نَو اور واقفینِ نو برطانیہ کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد

☆......امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسلام آباد ٹلفورڈ سے بصیرت افروز اختتامی خطابات

☆......مجموعی طور پر چار ہزار سے زائد افراد جماعت کی شمولیت

آج مورخہ 26؍اپریل 2025 بروز ہفتہ مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی واقفاتِ نو کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے اختتامی اجلاس سے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے براہ راست بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی

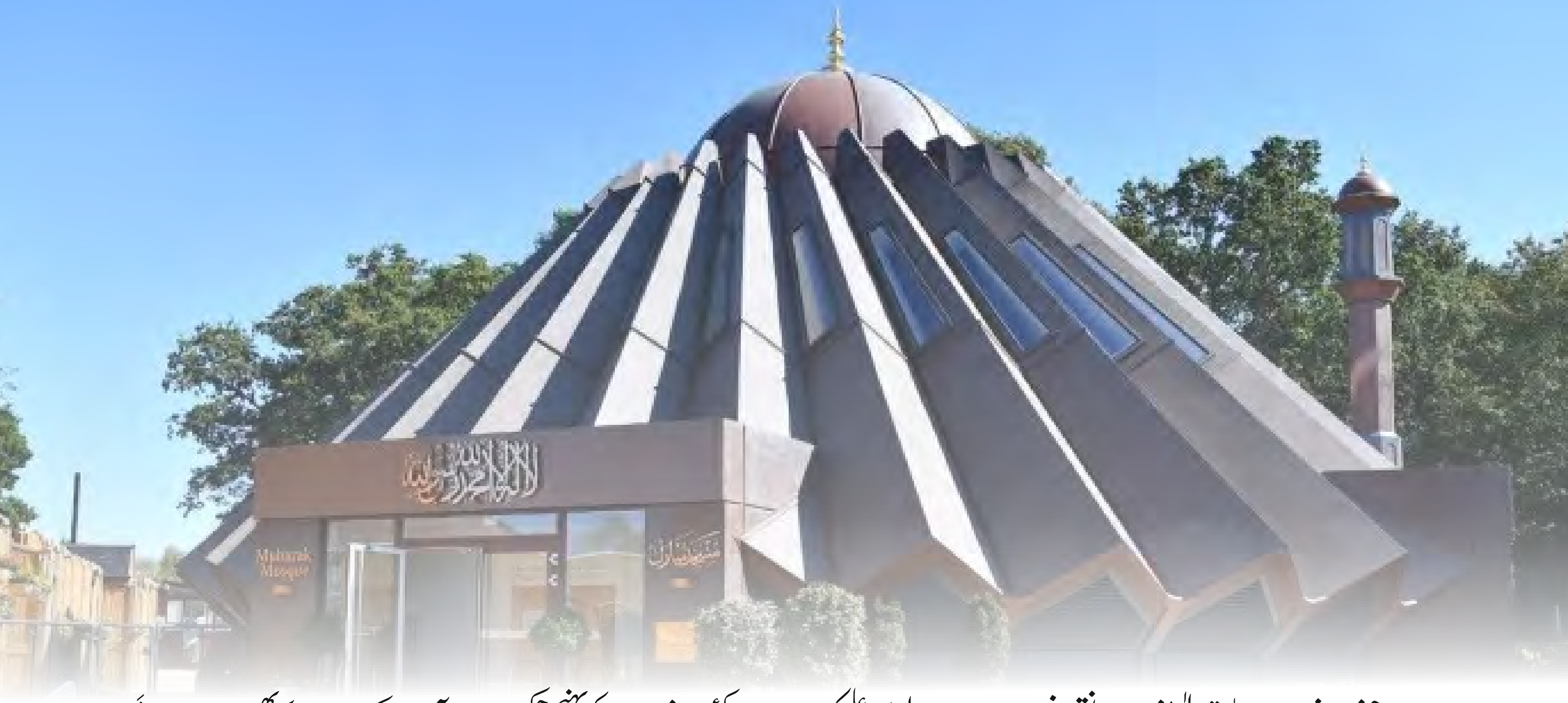
حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے سٹوڈیوز اسلام آباد میں تشریف لا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔ سجیلہ نور صاحبہ نے سورۃ النور کی آیات 56 تا 58 کی تلاوت کی جس کے بعد فرحانہ لقمان صاحبہ نے متلوآیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

ملتِ احمدؐ کے ہمدردوں میں غمخواروں میں ہوں

بے وفاؤں میں نہیں ہوں مَیں وفاداروں میں ہوں

کے منتخب اشعار پیش کیے۔ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ فاتحہ ندیم صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں معاونہ صدر صاحبہ واقفات نو یو کے نے اجتماع رپورٹ پیش کی۔



ازاں بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر رونق افروز ہوئے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور انگریزی زبان میں اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی واقفاتِ نَو کا سالانہ اجتماع آج منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے امید ہے اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ اجتماع آپ کے لیے بہت بابرکت ہو اور اس کے دُوررس اثرات ظاہر ہوں۔ آپ وہ واقفات ہیں جن کے والدین نے آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کا وعدہ کیا، پھر بُلوغت کی عمر کو پہنچنے کے بعد آپ نے بھی اُس عہد کو نبھانے کا وعدہ کیا۔

وقفِ نَو میں شامل ہونا کوئی معمولی بات نہیں، آپ میں سے ہر ایک بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ دَور کہ جو مادیت پرستی کا دَور ہے اس میں آپ وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے خود کو خدا اور اس کے دین کی خدمت کے لیے پیش کیا ہے۔

گذشتہ کئی سال سے مَیں واقفین نَو اور واقفات نَو سے خطاب کرتا آ رہا ہوں اور اِن خطابات میں مَیں آپ کو آپ کی عمر کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اب تو آپ میں سے کئی اپنی پختہ عمر کو پہنچ چکی ہیں اور آپ کے اپنے بچے بھی اب وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہیں۔

اس تناظر میں اب آپ کی ذمہ داریاں بھی پہلے سے بڑھ گئی ہیں، آپ میں سے جو 14 یا 15 سال کی عمر کی واقفات ہیں انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ آئندہ انہوں نے اپنے اس وقف کے عہد کو کس طرح وفا کرنا ہے۔ بعض احمدی بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے، مثلاً میڈیکل یا انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے شادی کے بعد گھر پر بیٹھ جاتی ہیں اور کام نہیں کرتیں۔ انہیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اُن کی تعلیم تو پھر ضائع گئی، بلکہ بچوں کی تربیت اور گھر کو اسلامی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا آپ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھیں! آپ کے بچے آپ کے تمام افعال کو بغور دیکھتے ہیں۔ پس آپ کے قول و عمل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔ اس میں سب سے اہم بات آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنّت جسے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ کر کے دکھایا ہے اب آپ نے اُس تعلیم کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کے دو ہی مقاصد ہیں پہلا یہ کہ خدا کی توحید دنیا میں قائم ہو اور دوسرا یہ کہ ایسی جماعت پیدا ہو جائے جو آپس میں محبت اور ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہو جن کا مقصود خدا اور اس کے رسولؐ کی رضا ہو۔ ان باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ نے کبھی

بھی اپنے مقام کو نہیں بھولنا، آپ کا حقیقی مقام یہ ہے کہ آپ وہ واقفاتِ نَو ہیں کہ جنہوں نے اصلاح کے اس عمل کو اپنی ذات اور اپنی اولاد تک محدود نہیں رکھنا، بلکہ آپ کے ان اخلاق کو دیکھ کر تبلیغ کے رستے کھلنے ہیں۔ آپ کے عمل سے سچائی، حیا اور تقویٰ چھلکنا چاہیے۔ اگر یہ ہوگا تو سعید فطرت لوگ خود آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

آپ میں سے جو بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کی زندگی کا واحد مقصد یہ نہیں کہ وہ محض تعلیم حاصل کریں بلکہ انہیں اپنے عمل سے اسلامی تعلیمات کا اظہار کرنا چاہیے۔ آپ کا تعلیم حاصل کرنا محض نوکری حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ اسلام پر عورتوں کے حوالے سے ہونے والے اعتراضات کا جواب ہے۔ اگر آپ تعلیمی میدان میں اچھی کارکردگی دکھائیں گی، معاشرے کا ایک فائدہ مند حصہ بنیں گی تو آپ کے عمل سے یہ اظہار ہو رہا ہوگا کہ اسلام پر عورتوں کے متعلق جو اعتراضات کیے جاتے ہیں وہ سب لغو اور بے کار ہیں۔

جب آپ کا خدا سے تعلق ہوگا تو آپ اسلام کی صداقت کا زندہ جاوید نشان بن جائیں گی اور یاد رکھیں! اس کا سب سے اہم اور بہترین ذریعہ پنجوقتہ نماز ہے۔ نماز دس سال کی عمر سے انسان پر فرض یا واجب ہو جاتی ہے، آپ کو اپنی نمازوں کو دنیا کے ہر کام پر فوقیت دینی چاہیے، اسی میں آپ کی ترقی اور فلاح مضمر ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے بیش بہا انعامات نازل فرمائے گا۔

پھر قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اس پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے سے آپ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ اس لیے قرآن کریم کی باترجمہ تلاوت کی عادت ڈالیں، تفاسیر کا مطالعہ کریں اور قرآن کریم کے ہر ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ آپؑ کی جماعت صحابہؓ کے رنگ میں رنگ جائے۔ آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے قربانیوں کی لازوال مثالیں قائم کی تھیں، آج جماعت احمدیہ کی خواتین بھی دینِ اسلام کی خاطر مردوں کے شانہ بشانہ قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں جہاں احمدی عورتوں نے بہادری اور ہمت کی داستانیں رقم کیں۔ حال ہی میں پاکستان میں ایک احمدی خاتون پر جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا، انہیں کئی مہینے جیل میں رکھا گیا، اور پھر اُن کو ضمانت ملی، مگر اُس احمدی خاتون نے بڑے مثالی صبر اور استقلال کے ساتھ اسیری کے اُس عرصے کو گزارا اور اُس خاتون کے پایہ ثبات میں لغزش نہ آئی۔ پس! بطور واقفاتِ نَو آپ کو ایسے عملی نمونوں کی تقلید کے لیے خود کو تیار کرنا چاہیے۔ آپ سے جب اور جیسی قربانی مانگی جائے آپ اس کے لیے تیار ہو جائیں اور کبھی اپنے عہد سے پیچھے ہٹنے والی نہ ہوں۔

یاد رکھیں! خدا تعالیٰ ہی ہمارا ملجا اور ماویٰ ہے۔ ہمارے سب اعمال اسی کے لیے ہونے چاہئیں۔ اگر آپ کی یہ سوچ ہوگی تو آپ ہر قسم کی قربانی کے لیے بخوشی تیار ہو جائیں گی اور اسے اپنے لیے سعادت سمجھیں گی۔

اسی طرح آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ اگر آپ کو اپنے دین اور عقیدے کا علم ہوگا تو آپ اسلام پر ہونے والے علمی حملوں سے قطعاً مرعوب نہیں ہوں گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کریں۔

یاد رکھیں! علم سے شجاعت آتی ہے۔ آپ تو وہ واقفاتِ نَو ہیں جو اسلام کی سپاہ کا ہراول دستہ ہیں۔ یہ جنگ تیر و تلوار سے نہیں لڑی جانی، اس کے لیے آپ کو دلائل سے لیس ہونا ہوگا اور یہ وہ مقصد ہے جس کا آپ نے عہد کیا ہے۔

محنت کے ذریعہ ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس لیے کبھی بھی سستی

اور کاہلی کا شکار نہ ہوں۔قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعے کے ساتھ آپ کو خلیفہ وقت کے خطبات کو بھی لازماً سننا چاہیے، ان خطبات اور خطابات کے ذریعہ آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اور آپ کا عمل بھی اس سے بہتر ہوگا۔ جب آپ ان باتوں پر عمل کریں گی تو کوئی دشمن آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کرے کہ آپ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والی ہوں، اپنے وقف کے عہد کو نبھانے والی ہوں۔ آپ اپنے وقف کے مقصد کو سمجھنے والی ہوں اور مقصد یہ ہے کہ آپ نے اسلام کی فتح میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ چھوٹی بچیاں جو یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی تعلیم پر توجہ دیں، آپ کو اس نوعمری سے ہی اپنے دین پر مضبوطی سے قائم ہونا ہے۔ آپ نے کبھی اُن لوگوں سے مرعوب نہیں ہونا جو آپ کے دین اور عقیدے پر اعتراض کرتے ہیں یا حملے کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے عقیدے اور ایمان پر ہمیشہ مضبوطی سے قائم رہنا ہے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ خدا کی وفادار رہیں، آپ کی زندگیاں روشن ستاروں کی مانند لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہوں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضورِ انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔

اجتماع رپورٹ

یاد رہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل معاونہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برائے واقفات نو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے واقفات نو برطانیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ حضور انور نے ان کے اجتماع میں (آن لائن) شمولیت اختیار فرما کر اجتماع کو رونق بخشی۔ اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اجتماع کا آغاز آج صبح 10 بجے زیر صدارت مکرمہ (ڈاکٹر قرۃ العین عینی صاحبہ) صدر لجنہ اماء اللہ یوکے ہوا۔ بعد ازاں واقفات نو کو عمر کے اعتبار سے چار گروپس میں تقسیم کیا گیا اور ان کے لیے مختلف ورک شاپس اور interactive ڈسکشنز درج ذیل موضوعات پر منعقد ہوئیں: نماز کی اہمیت، قرآن کریم کو پڑھنا اور سمجھنا، بک چیلنج جس کا مقصد واقفات نو کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اہمیت و مطالعہ کی ترغیب دینا تھا، حضرت اماں جانؓ کی سیرت بطور نمونہ اور نظامِ جماعت۔

اسی طرح چھوٹی عمر کی واقفات نو کی مختلف صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور باہمی محبت کے جذبے کو بہتر بنانے کے لیے Activity-Zones بنائے گئے تھے۔ امسال اجتماع کے موقع پر واقفاتِ نو کی حاضری 1379 رہی۔ جبکہ 2024 میں منعقدہ اجتماع میں واقفات نو کی حاضری 1366 تھی۔ ماؤں سمیت امسال اجتماع پر کُل حاضری 2978 ہے۔ موصوفہ نے اس موقع پر نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو اور ان کی ٹیم، صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے اور تمام ڈیوٹی دینے والی لجنہ ممبرات کا اجتماع کے انتظامات میں تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے والا اور پیارے حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے۔ کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا''۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 612)



اجتماع واقفین نو جماعت احمدیہ برطانیہ 2025

آج مورخہ 27/اپریل 2025 بروز اتوار مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس سے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے براہ راست بصیرت افروز اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے سٹوڈیوز اسلام آباد سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا۔عزیزم احسان احمد نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 کی تلاوت کی جس کے بعد عزیزم عدیل طیب نے متلو آیات کا اردو جبکہ عزیزم فواد عالم نے انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔عزیزم عبدالحئی سرمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام

اَے خدا اَے کارساز و عیب پوش و کردگار

اَے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

میں سے منتخب اشعار پیش کیے۔ان اشعار کا انگریزی ترجمہ عزیزم داؤد خان نے پیش کیا۔

بعد ازاں ڈاکٹر انس احمد رانا صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو یوکے نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منبر پر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور انگریزی زبان میں اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج آپ وقف نو کے اس اجتماع میں شامل ہیں اور اس کی اختتامی تقریب ہو رہی ہے۔ اگر ہم صرف یوکے میں واقفین نو کی تعداد دیکھیں تو وہ ہزاروں میں ہے لیکن ان کا فائدہ تب ہی ہے کہ جب یہ جماعت کے کام آئیں۔ ان میں سے کچھ جامعہ جائیں اور اس کے علاوہ ہمیں ڈاکٹروں کی اور بعض دوسرے شعبوں میں بھی واقفین کی ضرورت ہے۔

بہت سے واقفین ہیں جو کہ پڑھائی کے بعد اپنا کام کر رہے ہیں ان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس طرح جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ان کو صرف دولت کمانے اور کام میں مہارت پر توجہ نہیں دینی بلکہ اصل میں روحانی ترقی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقفِ زندگی کے بارے میں فرمایا کہ اگر آپ نجات چاہتے ہیں تو اپنی زندگی خدا کے لیے وقف کریں اور آپ کا جینا، مرنا سب خدا کے لیے ہو جائے۔ جب تک کہ ہر فرد خدا کا نہیں ہو جاتا اور خدا کے لیے مکمل طور پر زندگی وقف نہیں کر دیتا تو اس وقت تک نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس بات کے مخاطب سب احبابِ جماعت عموماً جبکہ آپ واقفین خصوصاً ہیں۔ ان نصائح سے آپ میں واضح تبدیلی پیدا ہو جانی چاہیے۔

وقف آسان کام نہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ کا دل اور دماغ ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ کیا آپ وقف کے تقاضے پورے کر رہے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح یہ کہ آپ عجلت میں نماز پڑھنے والے نہیں بلکہ تسلی، سکون سے اور ٹھہر کر انہماک سے نماز ادا کرنے والے ہوں، قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرنے والے ہوں، دینی علم کو بڑھانے کے لیے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا بغور مطالعہ کرنے والے ہوں۔ صرف تب ہی آپ وقف کے تقاضے نبھانے والے اور اسلام کا صحیح پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے والے بن سکیں گے۔

اگر تمام واقفین نو لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد دیکھیں تو ایک لاکھ کے قریب پہنچ رہی ہے۔ اگر یہ سب اس مقصد کو پانے کے لیے دل و جان سے اسلام کی ترقی کے لیے کوشاں ہو جائیں تو اسلام کی ترقی لازمی ہے، لیکن ابھی ہم اس سے بہت دُور ہیں۔

دنیا داری اور اس دنیا کی چمک دمک سے لوگ متاثر ہیں۔ معصوم لوگ جنگوں میں مارے جا رہے ہیں اور یہ امیروں اور طاقتوروں کے صرف ذاتی مفادات کے حصول کے لیے ہے۔

آپ واقفین کو اپنا کام معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ اس ذمہ داری کو مکمل اخلاص اور دعاؤں سے ادا کرنے والے بنیں گے۔

بطور واقفین نو آپ جہاں بھی ہیں اور جو بھی کام کر رہے ہیں آپ کو روزانہ مستقل بنیادوں پر جماعتی کاموں کو وقت دینا ہے اور تھکنا نہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی جو تعریف قرآن میں آئی ہے وہ اسی لیے ہے کہ جو وعدہ انہوں نے خدا سے کیا تھا باوجود مشکلات اور مصائب کے وہ اس پر پورے اترے اس لیے خدا نے ان کو وفا کرنے والا کہا۔ یہ صرف ایک کہانی نہیں بلکہ ہمارے لیے ایک عملی نمونہ ہے۔ اگر ہم بھی ایسا کریں گے تو ہم اپنے وعدے سے وفا کرنے والے ہوں گے۔ اور اپنے وعدے کو پورا نہ کرنے والے خدا تعالیٰ کو جواب دہ ہوں گے۔

آپ اور آپ کے بیوی بچوں کے وقف نو کی سکیم میں ہونے کا تبھی فائدہ ہے جب آپ سب اپنے وقف کے تقاضوں کو بھی نبھانے والے بنیں گے۔

اس کا معیار حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بتایا ہے کہ دنیا کی تمام آسائش اور آرام کو چھوڑ کر خدا کی راہ میں ہر قسم کی مشکل اور تکلیف قبول کرنا جو کہ دراصل موت قبول کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے لیے انسان کو ہر قسم کی تکلیف کو صبر سے برداشت کرنا ہوگا اور نیت خدا کی رضا کا حصول کرنا ہوگا۔ اگر ایک وقف زندگی کو یہ معیار حاصل ہو جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ وقف کے تقاضے پورے کرنے والا ہے۔

آپ نے صرف اپنے وقف کے تقاضے ہی نہیں نبھانے بلکہ اپنی نسلوں کے سامنے اچھا نمونہ بھی بننا ہے تا کہ اس کو دیکھ کر وہ بھی ایسا ہی کریں ورنہ اگر آپ ان کو صرف زبانی کہہ رہے ہیں تو آپ کی نسلیں بھی ایسا نہیں کریں گی کیونکہ ان کو آپ میں دورنگی دکھائی دے گی۔

ایک اور طرح سے بھی یہ وقف کے تقاضے حاصل ہو سکتے ہیں اور وہ اس طرح کہ ہر ایک قسم کی بت پرستی کو چھوڑ دیں۔ یہ بت صرف لکڑی یا پتھر کے ہی نہیں ہوتے بلکہ ہر وہ چیز جو کہ خدا کی راہ میں حائل ہو وہ بت ہے۔ اس لیے کسی چیز کو خدا کی راہ میں حائل نہ ہونے دیں۔

اگر آپ کی دنیاوی مصروفیت آپ کو نماز اور تلاوت قرآن کریم سے غافل کر رہی ہے تو یہ آپ کے لیے بت ہے جو خدا کے راستے میں آرہا ہے۔

اسی طرح ایک مومن اور خصوصاً واقفِ زندگی کو زیبا نہیں کہ دنیا کے ہی ہو کر رہ جائیں اور دین سے دُور ہو جائیں ورنہ یہ دنیا داری کے پیچھے پڑنا آپ کے لیے بت بن جائے گا۔ جو بھی آپ کام کریں یہ نیت رکھیں کہ خدا کی رضا اور اسلام کی سربلندی کے لیے کرنا ہے تو آپ دیکھیں گے کس طرح کامیابی اور جنت کے دروازے آپ کے لیے کھلتے ہیں۔

دیکھیں! حضرت ابراہیمؑ سے کیسے اللہ نے آپ کے بیٹے کی قربانی مانگی اور جواب میں آپؑ نے اس بچہ کی گردن پر چھری رکھ دی۔ یہ آپ کے بچے کی بھی سعادت مندی تھی کہ خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہو گیا۔

پس جو خدا کے لیے مصائب اور مشکلات کو برداشت کرتا ہے تو خدا خود اپنے بندے کو ان سے بچا لیتا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ میں ان کے بچے کو بچا لیا گیا اور مشکل میں نہ ڈالا گیا یا خود حضرت ابراہیمؑ کی مثال ہے کہ آگ آپ کے لیے ٹھنڈی ہو گئی۔

ہر واقفِ نو کو خدا کی راہ میں انہی قربانیوں کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ اگر نہیں تو محض نام کے وقفِ نو ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر آپ کے تقویٰ کے معیار، نمازوں کی ادائیگی، قرآن کریم کی تلاوت، اخلاقیات کا معیار، باہمی لین دین، دینی علم میں بڑھنا، جماعت کو وقت دینا، اپنے عزیز رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور محبت کے ساتھ رہنا، اپنے رفقائے کار کے ساتھ ہمدردانہ سلوک اور اپنے ہر عمل میں عاجزی عام لوگوں سے بڑھ کر نہیں اور اس کہ بجائے آپ میں تکبر اور غرور ہے تو آپ کے واقفِ نو ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

آپ اپنے اعمال کو نیکیوں میں بڑھاتے چلے جائیں، استقامت سے نیکیوں پر دوام فرض ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بتایا کہ جیسے جنت میں داخل ہونے کے بہت سے دروازے ہیں اسی طرح جہنم میں بھی جانے کے بہت سے دروازے ہیں۔

اب جب آپ اس اجتماع سے واپس جائیں تو ان سب باتوں کو یاد رکھتے ہوئے عمل کریں۔ اگر آپ گھر جانے تک یہ باتیں بھول گئے تو آپ کے وقفِ نو ہونے کا نہ آپ کو کوئی فائدہ ہے اور نہ جماعت کو۔ اس لیے اپنے علمی، عملی اور اخلاقی معیار کو بڑھانے والے بنیں تو ہی آپ کے اس وقفِ نو کی تحریک میں ہونے کا فائدہ ہے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شروع فرمائی تھی۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر کوئی اس روحانی انقلاب کو لانے والا بنے اور اللہ آپ کو وقفِ نو کے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے والا بنائے اور آپ دنیا بھر میں حقیقی اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے والے ثابت ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔

اجتماع رپورٹ

یاد رہے کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل انس احمد رانا صاحب سیکرٹری وقفِ نو جماعت احمدیہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت وقفِ نو کے سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں آپ نے خلافت کی برکات اور دعاؤں کی طاقت کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد واقفین نو کو عمر کے اعتبار سے مختلف

گروپس میں تقسیم کر کے پروگرامز کا انعقاد کیا گیا جس میں اسلام کی دیگر ادیان پر برتری، حقیقتِ خلافت اور ایک واقف زندگی کی زندگی کے موضوعات شامل تھے۔ چھوٹی عمر کے واقفین نو اور والدین کے لیے بھی ایک سیشن منعقد ہوا۔ بڑی عمر کے واقفین نو کے لیے پریزنٹیشنز منعقد ہوئیں جو عصرِ حاضر میں کیے جانے والے بعض اعتراضات پر تھیں۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کے ساتھ ایک سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی۔

حاضری کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ تجنید کے مطابق سات سال سے بڑی عمر کے واقفین نو کی کُل تعداد 3 ہزار 490 ہے۔ امسال کُل حاضری 46 فیصد یعنی ایک ہزار 615 رہے جبکہ گذشتہ سال حاضری اکاون فیصد تھی۔ مہمانوں سمیت کل حاضری 2078 رہے۔

خاکسار اجتماع کمیٹی کے تمام ممبران کا شکرگزار ہے جنہوں نے ناظم اعلیٰ اجتماع عثمان احمد صاحب کی زیرنگرانی کام کیا۔ اسی طرح سیکرٹری صاحب وقف نو نے محترم امیر صاحب برطانیہ، ضیافت ٹیم، سمعی بصری ٹیم، بیت الفتوح مینجمنٹ، ایم ٹی اے کے کارکنان، وقف نو مرکزیہ، پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ یوکے اور مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اجتماع کے دونوں دن (آن لائن) شرکت پر تشکر کے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے واقفین نو کے لیے درخواست دعا کی۔

ایک روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس ڈھال کو جھوٹ اور غیبت کے ذریعے نہیں پھاڑتا۔
(الجامع الصغیر للسیوطی حرف الصاد حدیث نمبر 5197 جزء اول و دوم صفحہ 320 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)



پاکستان میں ظلم وستم کی بڑھتی ہوئی لہر پر
برطانیہ کی پارلیمنٹ میں بحث

اللہ کے فضل سے 7 مئی 2025 کو پارلیمنٹ میں ”پاکستان میں ظلم وسختی کی بڑھتی ہوئی لہر“ کے عنوان سے ایک کامیاب تقریب منعقد ہوئی، جو لاہور قتل عام کے 15 سال بعد منائی گئی۔ ہمیں محبوب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تفصیلی ہدایات سے نوازا گیا، خاص طور پر پاکستان اور بھارت کے درمیان موجودہ کشیدگی کے تناظر میں۔

تقریب میں 110 شرکاء نے شرکت کی، جن میں 60 بیرونی مہمان شامل تھے۔ پارلیمنٹ میں 4 ووٹنگ سیشنز کے باوجود، 15 برطانوی پارلیمنٹیرینز (جن میں 2 وزراء بھی شامل تھے)، 2 پیئرز اور 2 سابق ایم پیز نے شرکت کی۔ این جی اوز، مذہبی گروپس اور اکیڈمک حلقوں کی اچھی نمائندگی تھی، جبکہ تقریب میں تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے مقررین نے بھی خطاب کیا۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کے خصوصی ایلچی برائے مذہبی آزادی، ڈیوڈ سمتھ ایم پی نے شرکت کی اور تقریر کی۔ فارن آفس کے وزیر ہیمش فالکنر نے شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تھا لیکن کشمیر پر ہونے والی بحث کی وجہ سے آخر میں معذرت کر لی، تاہم ان کے دوعہدیداروں نے پوری تقریب میں شرکت کی۔

تقریب کی مشترکہ صدارت سیوبھین میک ڈونا گھ ایم پی اور لارڈ ایلٹن نے کی۔ ایم پیز (سیوبھین میک ڈونا گھ، گریگ سٹیفورڈ، لیوک ٹیلر اور ڈیوڈ سمتھ) نے انتہا پسندوں کے اقدامات کی واضح مذمت کی اور کہا کہ پاکستانی حکومت کو ظلم وستم ختم کرنے کے لیے مزید اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اے پی پی جی اس مسئلے پر ”بولتی رہے گی اور آواز اٹھاتی رہے گی“۔

پینل سپیکرز (یاسر حمدانی، رابعہ محمود اور ڈاکٹر میری ہنٹر) نے انتہائی جامع انداز میں بتایا کہ کس طرح ٹی ایل پی جیسے گروہ پاکستان کے لیے خطرہ بن رہے ہیں اور کس طرح احمدیوں کے خلاف قوانین انہیں خاص طور پر نشانہ بناتے ہیں۔

محترم امیر صاحب یوکے نے تفصیل سے احمدیوں کی پاکستان کے لیے وفاداری اور خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ وفاداری ظلم وستم کے باوجود قائم رہے گی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ انتہا پسندی کے خاتمے سے ملک مزید متحد اور مضبوط ہوگا اور اس طرح خوشحالی آئے گی۔

اے پی پی جی کی طرف سے ایک خصوصی کتابچہ بھی تقسیم کیا گیا، جس میں 2010 کے حملے اور بدتر ہوتی صورتحال کو اجاگر کیا گیا تھا۔ تقریب 90 منٹ تک جاری رہی، جس کے بعد مہمانوں کو ریفریشمنٹس پیش کی گئیں۔

مہمانوں نے تقریب کو بہت متاثر کن قرار دیا اور کہا کہ تقاریر واضح، طاقتور اور جذباتی تھیں۔ وہ ایم پیز کی تعداد سے بھی متاثر ہوئے۔ الحمدللہ۔

اجلاس کا خلاصہ

افتتاحی سیشن:

لارڈ ایلٹن نے اجلاس کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں حالیہ واقعات سب کے ذہنوں میں ہیں۔

فرید احمد، قومی سیکرٹری امور خارجہ، احمدیہ مسلم جماعت یو کے، نے تقریب کا پس منظر بیان کرتے ہوئے 2010 کے لاہور حملوں کا ذکر کیا، جس میں جمعہ کی نماز کے دوران 86 نمازی شہید ہوئے تھے، جن میں ایک برطانوی شہری بھی شامل تھا۔ انہوں نے سب سے اتحاد کی اپیل کی۔

لارڈ ایلٹن نے ان المناک واقعات پر روشنی ڈالی اور جماعت کے کام کو سراہا۔

یو این کے خصوصی نمائندہ برائے مذہبی آزادی، ڈاکٹر نازیلا غنائیہ کا ویڈیو پیغام بھی سنایا گیا، جس میں انہوں نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کے آرٹیکل 18 کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ان حقوق کی پاسداری میں ناکام رہا ہے، خاص طور پر احمدی مسلمانوں کے معاملے میں۔

دوسرا سیشن:

محترم رفیق حیات صاحب، امیر یو کے، نے انتہا پسندی کے وسیع تناظر پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں نے ہمیشہ پاکستان کی خدمت کی ہے، چاہے وہ چوہدری ظفر اللہ خان کی شکل میں ہو یا ڈاکٹر عبدالسلام کی۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسندی کو ختم کرنے سے پاکستان مضبوط ہوگا۔

گریگ سٹیفورڈ ایم پی نے کہا کہ وہ آرڈیننس XX کے خلاف لکھتے رہیں گے اور احمدیوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔

یاسر لطیف حمدانی نے کہا کہ پاکستان کا آئین مذہبی تبلیغ کی آزادی دیتا ہے، لیکن 1984 کا قانون اس کی نفی کرتا ہے۔

رابعہ محمود نے کہا کہ ٹی ایل پی نے احمدیوں کے خلاف نئی لہر شروع کر دی ہے۔

ڈاکٹر میری ہنٹر نے کہا کہ 1984 کے قوانین ہی ظلم کی جڑ ہیں۔

ڈیوڈ سمتھ ایم پی نے کہا کہ وہ پاکستان کا دورہ کریں گے اور احمدیوں کے لیے آواز اٹھائیں گے۔

اختتامی سیشن:

لیوک ٹیلر ایم پی نے کہا کہ برطانیہ کو ٹی ایل پی کے مسئلے پر بات کرنی چاہیے۔

سیوبھین میک ڈوناگھ ایم پی نے کہا کہ اے پی پی جی احمدیوں کے لیے آواز اٹھاتی رہیں گی۔

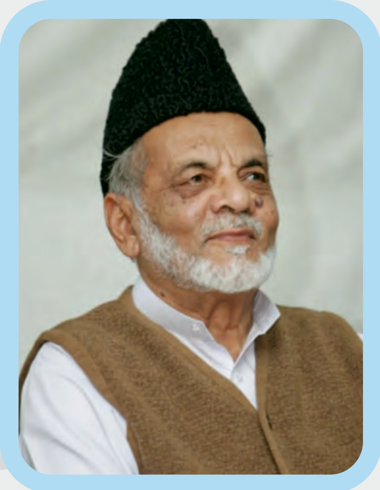
انہوں نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کا اختتام کیا۔

فرید احمد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت ومحنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے۔ بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجا لاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصے میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ حصہ عبادات میں صوم، صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہ امور شامل ہیں“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 95-94 رپورٹ جلسہ سالانہ 1897)



قرارداد تعزیت-
محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

نیشنل مجلسِ عاملہ برطانیہ احمدیہ مسلم جماعت، عالمی احمدیہ مسلم جماعت کے مخلص خادم، محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ ایک ممتاز شخصیت، سابق مبلغ (برطانیہ، امریکہ اور اسپین)، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، ریسرچ سیل ربوہ کے سربراہ، عالم، محقق، شارحِ حدیث اور مترجم تھے۔ آپ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مریم صدیقہؓ کے داماد، حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ کے فرزند، حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے پوتے اور حضرت اماں جانؓ کے بھتیجے تھے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
(بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

ولادت اور تعلیم

آپ 15 اکتوبر 1929 کو قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے گھر پیدا ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے کان میں اذان دی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ صرف 14 سال کی عمر میں، مارچ 1944 میں والد صاحب کے انتقال کے دن ہی آپ نے اپنی زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے احمد نگر میں جامعہ کی تعلیم مکمل کی اور لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز میں بھی تعلیم حاصل کی۔

شادی

26 دسمبر 1955 کو، جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاح سے قبل، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کا نکاح اپنی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ سے کرایا۔

خدمات کا اجمالی جائزہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم تربیت، مہتمم عامہ اور نائب صدر کے طور پر خدمات

مجلس انصار اللہ پاکستان کے خصوصی رکن کی حیثیت سے 13 سال سے زائد خدمات

1954-1957: برطانیہ میں مبلغ اور لندن مشن کے سیکرٹری

1957-1959: وکالت دیوان میں ریزرو مبلغ

1960-1978: جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد

1978-1982: امریکہ میں مبلغ
1982-1986: اسپین میں مبلغ
1986-1989: وکیل التصنیف
1986-2010: جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل
1994-2001: وکیل التعلیم
ریسرچ سیل اور ''واقعہ صلیب'' سیل کے سربراہ
2005 سے تادمِ آخر: نور فاؤنڈیشن کے صدر
مجلس افتاء کے رکن کی حیثیت سے 46 سال خدمات
تدوین فقہ کمیٹی، خلافت لائبریری کمیٹی اور یتامیٰ کمیٹی کے رکن
انگریزی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کمیٹی کے رکن
1986-2024: نائب افسر جلسہ سالانہ

علمی خدمات

صحاح ستہ کا اردو ترجمہ مکمل کیا
مسند احمد بن حنبل اور شرح صحیح مسلم کا ترجمہ شروع کیا
شمائل ترمذی کا ترجمہ کیا
اطالوی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کمیٹی کے رکن
عربی، انگریزی، اسپینی، عبرانی اور اطالوی زبانوں پر عبور
مسجد مبارک میں رمضان المبارک کے دوران علمی دروسِ حدیث
ایم ٹی اے پر سینکڑوں علمی پروگرامز اور تقاریر
بائبل پر متعدد تحقیقی مضامین

خلافت کے ساتھ تعلق

آپ نے چار خلفاء کے ادوار دیکھے اور ہر ایک کے ساتھ گہرے تعلقات رکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 16 مئی 2025 کے خطبہ جمعہ میں آپ کو ''خلافت کا سچا ساتھی، سُلطان نصیر اور عالم باعمل'' قرار دیا۔

اولاد

آپ چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی یادگار چھوڑ گئے ہیں:
محترم سید شعیب احمد صاحب (امریکہ)
ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب (کینیڈا)
سید محمد احمد صاحب (اسلام آباد ٹِلفورڈ، برطانیہ)
ڈاکٹر سید غلام احمد فاروق صاحب (صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے انچارج)
محترمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ (نیدرلینڈز)

تعزیت

نیشنل مجلسِ عاملہ برطانیہ محبوب امام، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کے سوگوار خاندان، تمام عزیز و اقارب، شاگردوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کے تمام اراکین کے ساتھ دلی تعزیت پیش کرتی ہے۔
اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو اپنی رحمتوں میں جگہ عطا فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام،

نیشنل مجلسِ عاملہ برطانیہ احمدیہ مسلم جماعت

20 مئی 2025



سالانہ جائزہ - محترم امیر صاحب یوکے

حصہ اول

2025 کی مجلس شوریٰ میں محترم امیر صاحب یوکے نے اپنے خطاب میں مختلف شعبہ جات اور معاون تنظیموں کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

تبلیغ

تبلیغ کے شعبے نے سال بھر متعدد سرگرمیاں انجام دیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر فارسی، بنگلہ دیشی، نو مبائعین نئے احمدیوں کے لیے خصوصی نشستیں منعقد کی گئیں۔ عرب مارکی میں 500 افراد کی شرکت کے ساتھ ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ فضل مسجد کے صد سالہ جشن میں بھی شعبہ تبلیغ نے فعال کردار ادا کیا۔

شعبہ تبلیغ نے مبلغین کے لیے ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں 51 مبلغین نے شرکت کی۔ اس تقریب میں تبلیغی مہارتوں کو بہتر بنانے اور عصری مسائل سے نمٹنے پر توجہ مرکوز کی گئی، ساتھ ہی مبلغین کے کام میں اطاعت، عاجزی اور دعا کی اہمیت کو نمایاں کیا گیا۔

شعبہ نے قومی تبلیغ کانفرنس بھی منعقد کی جس میں 304 اراکین نے شرکت کی، جن میں مقامی صدران، مقامی تبلیغ سیکرٹریز، مقامی تبلیغی شعبہ جات کے اراکین کے علاوہ داعین الی اللہ اور ریجنل امیران بھی شامل تھے۔ اس دن متعدد مقررین نے مختلف موضوعات کا احاطہ کیا، جس سے شرکاء کو معلومات کا ایک خزانہ ملا۔

شعبہ ریشنل ریلیجن اور ٹرو اسلام ویب سائٹس کے ساتھ فعال طور پر منسلک رہا۔ ٹرو اسلام ویب سائٹ نے نئی خصوصیات متعارف کروائی ہیں، جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1300 سے زائد سوال و جواب کے ویڈیوز کا قابل تلاش مجموعہ بھی شامل ہے۔

ریشنل ریلیجن ویب سائٹ کی اہم تجدید کامیابی کے ساتھ مکمل ہو چکی ہے۔

مقامی جماعتوں نے 800,000 سے زائد پمفلٹ تقسیم کیے، 7,700 سے زیادہ انفرادی تبلیغی ملاقاتیں کیں، اور ان اجتماعات میں 47,000 سے زائد غیر احمدی مہمانوں کو مدعو کیا۔

دفتر جنرل سیکرٹری

جنرل سیکرٹری کے شعبہ نے 45ویں قومی مجلس شوریٰ کا انتظام کیا جو ایک اہم قومی تقریب تھی۔ اس کی منصوبہ بندی پورے سال جاری رہتی ہے اور صرف چند مہینوں تک محدود نہیں ہوتی۔ اگرچہ حضور انور نے شرکت نہیں کی، لیکن انہوں نے تفصیلی ہدایات جاری کیں جو مجلس شوریٰ

میں پڑھ کرسنائی گئیں۔

شعبہ نے مقامی عہدیداروں کے لیے کئی ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا۔ یہ سیشن غیر رسمی اور باہمی تبادلہ خیال پر مبنی تھے، جن میں سوال و جواب اور تجربات کی شراکت کو فروغ دیا گیا۔ ان کورسز میں کثیر تعداد میں شرکت ہوئی اور انہیں مثبت ردعمل ملا۔ شعبہ نے امیر صاحب کے ساتھ دوتمام صدران جماعت کے اجلاس بھی کامیابی سے منعقد کرائے۔ محکمہ نے مختلف شعبہ جات اور معاون تنظیموں کے ساتھ مکمل تعاون کے بعد سالانہ لائحہ عمل تیار کیا۔

انہوں نے مقامی عاملہ میں ترمیم کے متعدد درخواستوں کو وصول کیا اور ہر ایک کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے مناسب کارروائی کی۔

انہوں نے 30 جون 2025 کو مدت ختم ہونے سے قبل پورے برطانیہ میں مقامی انتخابات کا انعقاد بھی کیا۔ مئی 2024 میں این آر سی ایس کو بہتر بنانے کے لیے ووٹر لسٹ اپ لوڈ کی سہولت شامل کرنے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ 220 صدران اور مالیاتی سیکرٹریز کو ووٹر لسٹ اپ ڈیٹ کرنے میں مدد کے لیے دو قومی آن لائن تربیتی سیشنز منعقد کیے گئے۔

محکمہ نے سال کے وسط میں تمام جماعتوں کے جنرل اور عاملہ اجلاسوں کا جائزہ لیا، جس میں مقامی جماعتوں کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ضرورت پڑنے پر تعمیری انداز میں رائے دی گئی، بہتری کو فروغ دیا گیا، اور صدران کو اراکین کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم رکھنے اور خلافت سے گہری محبت کو فروغ دینے کی ترغیب دی گئی۔ اللہ کے فضل سے، ہمیں عام طور پر مقامی جماعتوں سے 97 فیصد رپورٹس موصول ہوتی ہیں، اور کئی مہینے ایسے بھی ہوتے ہیں جب ہم 100 فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔

انہوں نے 30 ستمبر 2024 کو HR ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے اسٹاف ٹریننگ ورکشاپ کا اہتمام کیا جس میں 83 اسٹاف ممبران اور رضا کاروں نے شرکت کی۔ اس تربیت میں مواصلات، سیکورٹی اور فائر مارشل کی ہدایات شامل تھیں۔

تربیت

شعبہ تربیت مقامی سیکرٹریز کو خود انفرادی طور پر تربیتی نشستیں منظم کرنے اور ان کی قیادت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ شعبہ اپنے مقامی ہم منصبوں کے ساتھ دوروں، فون کالز اور پیغامات کے ذریعے مسلسل رابطے میں رہتا ہے۔ یہ مقامی سیکرٹریز کے لیے ایک اہم اور مسلسل معاونت کا نظام فراہم کرتا ہے، جو مستقل وابستگی کو یقینی بناتا ہے، اعتماد کو فروغ دیتا ہے اور قومی مرکز اور مقامی جماعتوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بناتا ہے۔

شعبہ قضاء بورڈ اور امور عامہ کے ساتھ گہرے تعاون میں کام کرتا ہے، جس کے تحت سال بھر میں 65 سے زائد بعد از شادی مشاورتی نشستیں منعقد کی گئیں۔ اس کے علاوہ 70 سے زیادہ اصلاحی اجلاس بھی منعقد کیے گئے۔

محکمہ نے انسٹاگرام اور ٹک ٹاک پر ہفتہ وار کوئز کا اہتمام کیا ہے، ساتھ ہی نماز کی اہمیت پر زور دینے والے پرکشش ویڈیوز بھی تیار کیے ہیں۔ دیگر سرگرمیوں میں عشرہ صلوۃ مہم شامل ہے جو حضور انور کی ہدایت پر ہر دوسرے مہینے منعقد کی جاتی ہے۔ چھوٹی جماعتوں یا وہ جماعتیں جن کے پاس مربی نہیں ہے، انہیں جمعہ کے خطبہ دینے میں معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ اولاد کی تربیت کے لیے ایک قومی پروگرام تربیت اولاد کا انعقاد کیا گیا جو لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مخصوص تھا اور جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور متعلقہ عصری موضوعات پر توجہ مرکوز کی گئی۔

شعبہ اراکین کے لیے کھیلوں کی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کرتا ہے۔

تعلیم

شعبہ تعلیم نے جلسہ سالانہ 2024 میں تعلیمی نصاب (سطح 1، 2 اور 3، A4 فارمیٹ) متعارف کرایا اور اسے کتابوں کی دکانوں پر دستیاب کرایا۔ تشہیری کوششیں کی گئیں اور صدران کو آگاہ کیا گیا کہ وہ اس نصاب کو اپنی کلاسوں میں شامل کریں۔

تعلیمی قرضوں کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں انصار، لجنہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور تعلیمی ٹیم کے اراکین شامل ہیں۔ کمیٹی کی ذمہ داری قرضوں کی درخواستوں کا جائزہ لینا اور مرکز کو سفارشات پیش کرنا ہے۔ نو درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور درخواست دہندگان سے رابطہ کیا گیا ہے۔ نئے معیارات طے کیے گئے ہیں اور صدران، ضامنین اور گواہوں کے ساتھ رابطہ جاری ہے۔

شعبہ نے بیت الفتوح مسجد میں ایک تعلیمی سیمینار منعقد کیا جس میں طلباء کی مطالعاتی مہارتوں اور والدین کی تعلیم پر توجہ دی گئی۔ اس کے علاوہ خصوصی تعلیمی ضروریات اور معذوریوں (SEND) پر کام شروع کیا گیا ہے۔

سالانہ تعلیمی ایوارڈز کا اہتمام کیا گیا جو جلسہ سالانہ یوکے میں حضور انور کی موجودگی میں اعلان کیے گئے۔ ایوارڈز کی تقسیم خدام، انصار اور لجنہ کے اجتماعات کے دوران عمل میں لائی گئی۔

شعبہ مال

معاشی چیلنجز کے باوجود، اراکین کی لگن اور محنت کے نتیجے میں تمام اہم مالی شعبوں میں ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔ ہر سال لازمی چندوں میں اضافہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔ ہمارا آن لائن عطیات پورٹل www.chanda.org.uk ہر ماہ نئے اور موجودہ اراکین کے ذریعے مسلسل نمایاں آمدنی پیدا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سہولت کو جماعت کے لیے برکات کا ذریعہ بنائے رکھے۔

شعبہ نے بجٹ کنٹرولز نافذ کیے ہیں جو تمام قومی شعبوں، تنخواہوں، اخراجات اور برطانیہ کے مشنز اور شاخوں پر سختی سے لاگو کیے گئے ہیں۔ بہتر گورننس کے لیے ریل ٹائم رپورٹنگ کو بہتر بنایا گیا ہے۔

پورے برطانیہ میں، علاقائی اور مقامی جماعتوں نے مشکلات کا سامنا کرنے والے خاص طور پر مالی دباؤ، صحت کے ہنگامی حالات، اور پناہ گزینوں اور تارکین وطن سے متعلق مسائل سے نمٹنے میں خاندانوں کی مدد کی ہے۔

ملک بھر میں متعدد علاقائی مالیاتی تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا، جن کا مقصد مقامی سیکرٹری مال کو درج ذیل صلاحیتیں فراہم کرنا تھا:

- بجٹ بنانے اور رپورٹنگ کی مہارتیں
- جماعت کی مالی پالیسیوں کی تفہیم
- پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور ضوابط کی پابندی میں بہتری

ان تربیتی نشستوں میں کثیر تعداد میں شرکت ہوئی اور شرکاء نے مثبت رائے کا اظہار کیا، جس کے نتیجے میں پورے برطانیہ میں مالی ڈھانچہ زیادہ قابل اعتماد اور مستحکم ہوا ہے۔

ضیافت

ضیافت کا محکمہ جماعت میں مہمان نوازی کی روشن مثال ہے، جو حضرت مسیح موعودؑ کے تمام مہمانوں کے لیے گرمجوشی اور خدمت کا پیکر ہے۔ یہ شعبہ 24 گھنٹے کام کر کے تمام اراکین اور مہمانوں کو اعلیٰ معیار کا کھانا فراہم کرتا ہے، نیز اسلام آباد، جامعہ، بیت الفتوح مسجد، فضل مسجد، بیت الاحسان اور ڈیئر پارک جیسے اہم مراکز کو خدمات مہیا کرتا ہے۔

سال بھر کے دوران، ضیافت کے شعبہ نے جلسہ سالانہ، مجلس

شوریٰ، بگ افطار اور مجلس صحت جیسے اہم پروگراموں کی کامیاب میزبانی میں کلیدی کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ سال بھر بے گھر افراد کو کھانا فراہم کیا گیا، نیز رمضان المبارک کے دوران ضرورت مندوں، بزرگ شہریوں اور واحد والدین کے لیے خوراک کی وسیع تقسیم کا اہتمام کیا گیا۔ گزشتہ سال کے دوران،ضیافت کی ٹیم نے دس لاکھ سے زائد کھانے تیار کیے،جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر پیش کیے جانے والے کھانے بھی شامل ہیں۔

آڈیو ویڈیو (سمعی وبصری)

اللہ کے فضل سے، سمعی بصری شعبہ نے گزشتہ سال جماعت کو موثر خدمت دی ہے۔ٹیم نے کافی کام کا بوجھ سنبھالا، ہر مہینے تقریباً 30 تقریبات کا انتظام کیا۔ ہائبرڈ کوریج کی مانگ بڑھ رہی ہے،مرکز میں ریکارڈ کی گئی معاونت کے اوقات ماہانہ 597 گھنٹے تک پہنچ گئے ہیں، سیٹ اپ اور ختم ہونے کا وقت اس میں شامل نہیں۔

شعبہ نے اہم تقریبات کے لیے معاونت فراہم کی بشمول: جلسہ سالانہ یوکے، سالانہ امن کانفرنس، بگ افطار، اور قومی اجتماعات (خدام، انصار، لجنہ)۔قومی اور اہم علاقائی اجتماعات کے ساتھ ساتھ، سمعی بصری نے مختلف تقریبات کا احاطہ کیا جیسے: نیشنل عاملہ اجلاس، جمعہ کے خطبات، جمعہ کے انتظامات (بیت الفتوح اور فضل مسجد)، مجلس شوریٰ۔ 2024-25 میں کل 388 تقریبات کو فعال معاونت درکار تھی۔

شعبہ میں کئی ذیلی محکمے ہیں، ہر ایک کے سربراہ مخصوص ہیں۔مقامی سیکرٹریز علاقائی اور مقامی تقریبات میں معاونت کے لیے ضروری ہیں۔ تکنیکی بہتریوں میں شامل ہیں: آڈیو اور ویڈیو کے لیے آئی پی نیٹ ورک پر مبنی پروڈکشن ورک فلو کا نفاذ اور موجودہ براڈ کاسٹ سامان کی جدید کاری۔

انہوں نے مسلسل سائٹ وزٹ اور جائزے بھی کیے۔ ہر وزٹ کے بعد،اثاثہ جات کے انتظام میں مدد کے لیے ایک رپورٹ تیار کی گئی، جو پورے برطانیہ کی جماعتوں کو ان کے پورے عمل حیات میں معاونت فراہم کرتی ہے۔

امور عامہ

امور عامہ محکمہ نے ایک اور مصروف سال گزارا ہے۔ پناہ گزین سیکشن میں 624 نئے کیس درج ہوئے اور 933 درخواست گزاروں کو جماعت کی فعال رکنیت کی تصدیقی خطوط موصول ہوئے۔
تجدید کے لیے کل 1326 درخواستیں موصول ہوئیں، جن میں سے 1243 درخواستیں تصدیق کی اور منظور کی گئیں۔

تنازعات کے شعبے میں 39 نئے کیس درج ہوئے، 119 مصالحتی میٹنگیں ہوئیں، اور 29 تنازعات کامیابی سے حل ہوئے۔ ازدواجی مسائل کی بابت قضاء سے متعلق 29 کیس بند کیے گئے۔محکمہ نے قضاء کے فیصلوں پر عملدرآمد میں اہم کردار ادا کیا،جن اراکین پر پابندیاں تھیں انہیں رہنمائی فراہم کی گئی کہ وہ کیسے اصلاح کر سکتے ہیں اور حضور انور سے معافی مانگ سکتے ہیں۔
سماجی بہبود اور روزگار سیکشن میں 1،435 بزرگ اور معذور اراکین کی نشاندہی کی گئی، 7،940 کالز کی گئیں، اور 4،494 ہسپتال وزٹ کیے گئے۔

محکمہ نے روزگار کی رہنمائی، تربیتی وسائل اور سرکاری نوکری کی خدمات استعمال کرنے کی ترغیب دی۔ بیت الفتوح مسجد میں ہیپاٹائٹس اور گردوں کی بیماریوں کے بارے میں آگاہی سیشن بھی منعقد کیا گیا جس میں 80 شرکاء نے شرکت کی اور این ایچ ایس ڈاکٹروں نے طبی رہنمائی فراہم کی۔

بیت الفتوح مسجد میں وارم روم اقدام کو وسعت دی گئی اور یو کے کے دیگر علاقوں میں بھی پھیلایا گیا۔

امور عامہ کی سرگرمیوں سے متعلق کل 31،500 کالز کی گئیں یا موصول ہوئیں۔ امور عامہ کی تمام سرگرمیوں سے متعلق 2،897 خطوط تحریر کیے گئے اور بھیجے گئے، جبکہ 3،358 خطوط موصول ہوئے۔

وصایا

شعبہ وصیت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور الوصیت کے اقتباسات جماعت کے صدران تک پہنچائے تا کہ وصیت کے مبارک ادارے میں زیادہ سے زیادہ شرکت کو فروغ دیا جا سکے۔

یو کے میں کل 4،945 موصی ہیں، جن میں وہ اراکین بھی شامل ہیں جنہوں نے موصی بننے کے لیے درخواست دی ہے۔ شعبہ ان موصیان کو جو مقررہ شرح پر ادائیگی نہیں کر رہے یاد دہانی کراتا رہتا ہے کہ وہ اپنی ادائیگیوں کو مخصوص مقدار تک بڑھائیں۔

موصیان کو شیڈول سی فارم مکمل کرنے میں مدد کے لیے، محکمہ ان فارمز کو ضروری تفصیلات اور حصہ آمد کے تعاون سے پُر کرتا ہے، پرنٹ کرتا ہے اور موصیان کو بھیجتا ہے تا کہ وہ انہیں مکمل کر سکیں۔

شعبہ وصیت نے ایک مالیاتی ورکشاپ میں بھی شرکت کی، جہاں انہوں نے اپنے مقامی ہم منصبوں کے ساتھ میٹنگیں کیں۔ جس کے دوران وصیت کرنے کی طرف رغبت دلانے والا مواد اور پریزینٹیشنز جماعتوں کو فراہم کی گئیں جیسا کہ درخواست کی جاتی ہے۔ ممکنہ موصی کو ٹیلیفون، واٹس ایپ اور روبرو ملاقاتوں کے ذریعے وصیت فارم بھرنے میں مدد اور معاونت پیش کی گئی۔

رشتہ ناطہ

رشتہ ناطہ ملاقات اور تعارف سیشنز کے ساتھ ساتھ، شعبہ نے ایک آن لائن نظام-این پی ڈی (نیشنل پروفائل ڈیسک) قائم کیا ہے جو ایک موبائل ایپ کے ذریعے والدین اور بچوں کو مناسب رشتہ تلاش کرنے میں مدد کرتا ہے۔ معلومات کو کونفیڈینشل رکھا جاتا ہے، اور اگر دونوں فریق متفق ہوں تو رابطے کی تفصیلات کا تبادلہ کیا جاتا ہے، جس سے خاندان ایک دوسرے سے بات چیت کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں۔

محکمہ نے یو کے جلسہ سالانہ میں ایک مارکی بھی لگائی۔ مارکی میں خود کھڑے ہونے والے اور عام پوسٹرز نمائش کے لیے رکھے گئے۔ مردوں کی جانب کے زائرین کو رشتہ ناطہ ویب سائٹ پر نئے رجسٹریشن اور دفتر کی عمومی معلومات کے لیے پرنٹ آؤٹ دیے گئے۔ لڑکوں کو باہمی مشاورت میں شرکت کی دعوت دی گئی تا کہ ان کے پروفائل کو بہتر بنایا جا سکے اور مناسب رشتہ تلاش کرنے میں مدد کی جا سکے۔ لجنہ کی جانب، ہر ماں کو ایک مختصر فارم (لڑکوں کے لیے نیلا اور لڑکیوں کے لیے گلابی) دیا گیا جس میں اپنے بچے کی مخصوص تفصیلات درج کرنی تھیں۔ ان فارمز سے مناسب میچز بنائے گئے اور ان کی ماؤں کے درمیان مارکی میں ملاقاتیں ترتیب دی گئیں۔

مقامی سیکرٹریز کے لیے ایک ریفریشر کورس آن لائن منعقد کیا گیا تا کہ انہیں اپنے کردار اور ذمہ داریوں کا جامع جائزہ دیا جا سکے۔ قومی سیکرٹریز ان کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لیے دستیاب تھے۔ قومی شعبہ کے ڈھانچے اور آنے والے سال کے لیے اس کی ترجیحات کا جامع جائزہ پیش کیا گیا۔

رشتہ ناطہ محکمہ نے بریڈفورڈ کی مسجد مہدی میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا، جو زوم کے ذریعے قومی سطح پر نشر کیا گیا، جس سے دیگر یو کے

جماعت کے اراکین بھی اس اہم تقریب سے مستفید ہو سکے۔ سیمینار میں اسلام کے تناظر میں شادی کی اہمیت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پریزینٹیشن کے بعد، ایک پینل کے ساتھ سوال و جواب کا جامع سیشن ہوا۔

صنعت و تجارت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، صنعت و تجارت محکمہ نے تمام اراکین کو مختلف طریقوں سے مسلسل خدمت فراہم کی ہے۔

محکمہ گریجویٹس کے روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے کیریئر سپورٹ اقدامات فراہم کرتا ہے، جن میں مینٹرشپ پروگرامز، روزگار کی تربیتی ورکشاپس، اور آجرین کے ساتھ رابطے شامل ہیں۔ کاروبار شروع کرنے کے لیے رہنمائی میں متبادل فنڈنگ کی حکمت عملیوں پر زور دیا جاتا ہے، نیز دور دراز کام، ڈیجیٹل شعبہ، اور ہنر کی ترقی کے لیے گرین اکانومی میں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

نوجوانوں کے روزگار، نیٹ ورکنگ، اور کاروباری استقامت پر مسلسل زور دیا جا رہا ہے تاکہ جماعت کے اراکین بدلتی ہوئی معاشی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔

حدیقۃ المہدی میں اوک لینڈز فارم منصوبہ ترقی کر رہا ہے، اور ابتدائی آمدنی کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ گاجر کی فصل سے 2 ٹن پیداوار حاصل ہوئی، نیز ٹماٹر، مرچ، کدو، سلاد، اور مولی جیسی دیگر فصلیں بھی کاشت کی گئیں۔

روزگار کے بازار میں سست روی کے پیش نظر، جو آجرین کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور معاشی غیر یقینی کی وجہ سے ہے، محکمہ دوبارہ ہنر سیکھنے کے پروگرام فراہم کرتا ہے، جماعت اور پیشہ ورانہ شعبوں میں نیٹ ورکنگ کے مواقع بڑھاتا ہے، اور آجرین کے ساتھ شراکت داری کو مضبوط بناتا ہے۔

شعبہ نے جماعت کے اراکین کو لنکڈ ان کے ذریعے نیٹ ورکنگ اور مینٹرشپ کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب بھی دی ہے، نیز نوجوانوں اور طلباء کو جماعت کے پیشہ ور افراد سے ابتدائی کیریئر میں متعارف کرایا ہے۔

بیت الفتوح مسجد میں منعقدہ نیٹ ورکنگ اور مینٹرشپ ایونٹ میں 550 سے زائد اراکین نے شرکت کی۔ شمال مغربی علاقے میں ایک ایسی ہی تقریب منعقد ہوئی جو اتنی ہی اچھی طرح سے قبول کی گئی، اور شرکاء پر مثبت تاثر چھوڑا۔

نئے آنے والوں اور پناہ گزینوں کو درپیش مشکلات کو تسلیم کرتے ہوئے، نومبر 2024 اور فروری 2025 میں سیشنز منعقد کیے گئے۔ روزگار کے راستوں اور پیشہ ورانہ تربیت کے بارے میں رہنمائی فراہم کی گئی، نیز کام اور کاروبار کے لیے قانونی اور ضابطہ کاری کے فریم ورک کی تفصیلات دی گئیں۔ کیریئر کونسلنگ، سی وی تیاری، اور کاروبار شروع کرنے کے مشورے بھی دیے گئے جو قابلیت اور امیگریشن کی حیثیت کے مطابق تھے۔

> حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو اس میں آئے گا بھی نہیں۔ (اس لئے) جتنی طاقت ہے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے۔
>
> (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریص علی الصدقۃ)



کنگز برتھ ڈے آنرز
2025

ہمیں یہ خوشخبری شیئر کرتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافتِ احمدیہ کی برکت سے، کنگ چارلس سوم نے اپنے" برتھ ڈے آنرز" میں سر ڈاکٹر افتخار ایاز صاحبکو CMG (کمپینین آف دی ماسٹ ڈسٹنگوئشڈ آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج) کے اعزاز سے نوازا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کو برطانوی بادشاہت کی جانب سے ملنے والا ساتواں اعزاز ہے۔

اس سال کے آغاز میں انہیں یوتھ فار ہیومن رائٹس انٹرنیشنل کی جانب سے "چیمپئن آف ہیومن رائٹس" کا ایوارڈ بھی عطا کیا گیا تھا۔ الحمدللہ۔

دی موسٹ ڈسٹنگوئشڈ آرڈر آف سینٹ مائیکل اینڈ سینٹ جارج ایک برطانوی شاہی اعزاز ہے جس کی بنیاد 28 اپریل 1818 کو پرنس آف ویلز (جو بعد میں کنگ جارج چہارم بنے) نے اپنے والد کنگ جارج سوم کے دورِ حکومت میں رکھی۔ یہ اعزاز دو فوجی مقدسین سینٹ مائیکل اور سینٹ جارج کے نام پر رکھا گیا ہے۔

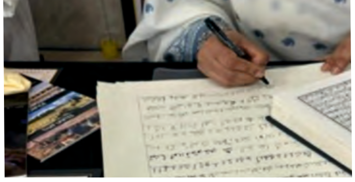
ابتداء میں یہ اعزاز نپولین جنگوں کے دوران بحیرہ روم کے زیرِ تسلط علاقوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد کو دیا جاتا تھا، بعد ازاں یہ برطانوی سلطنت کے دیگر علاقوں میں بھی اہم خدمات انجام دینے والوں کو دیا جانے لگا۔ فی الحال، یہ اعزاز ان مردوں اور خواتین کو دیا جاتا ہے جو بیرونِ ملک برطانیہ کے لیے غیر فوجی شعبوں میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیتے ہیں یا جو دولتِ مشترکہ کے امور سے متعلق وفادارانہ خدمات انجام دیتے ہیں۔

"محترم سر افتخار"

توالو کے گورنر جنرل کی جانب سے: میں سر افتخار احمد ایاز کو CMG کے اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ معزز ایوارڈ، جو کنگ چارلس سوم کی منظوری اور بکنگھم پیلس کی توثیق کے بعد دیا گیا ہے، سر افتخار کی توالو اور دیگر ممالک کے عوام کے لیے غیر معمولی خدمات، مثالی کردار اور بامعنی شراکتوں کو تسلیم کرتا ہے۔

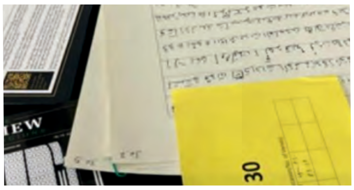
یہ اعزاز نہ صرف سر افتخار کے عزم اور دیانتداری کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ وہ ملک اور تاج کے ہاں کس قدر عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ ان کے خاندان، توالو کمیونٹی اور ان تمام لوگوں کے لیے فخر کا لمحہ ہے جنہیں ان کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

ہم اس عظیم کامیابی کو شکرگزاری اور خوشی کے ساتھ مناتے ہیں اور سر افتخار کے لیے مزید کامیابی، صحت مند زندگی اور مستقبل میں مزید اعزازات کی دعا کرتے ہیں۔ مبارک ہو، سر افتخار ایاز، اس مستحق اعزاز پر!" اللہ تعالیٰ سر ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں مزید بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

























لجنہ اماء اللہ نیشنل پیس سمپوزیم 2025

اس سال کے نیشنل پیس سمپوزیم کا مرکزی خیال ”خواتین امن کے سفیر کے طور پر“ تھا۔ 22 جون 2025 کو لجنہ اماء اللہ کی رضا کار خواتین اور ان کے مہمانوں نے اس سالانہ اجتماع میں شرکت کی۔ تقریب میں 550 سے زائد شرکاء شامل ہوئے، جن میں مختلف مذاہب، ثقافتوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد، بشمول صحافی، سیاستدان، علماء، خیراتی اداروں کے نمائندے اور مقامی کمیونٹی کے اراکین شامل تھے۔

روایتی طور پر، اس تقریب کے اہم لمحات تقاریر اور رسمی پیغام میں پنہاں ہوتے ہیں، لیکن اس پروگرام کا ایک اہم پہلو اس کی کمیونٹی کی روح بھی ہے، جو بیرونی مہمانوں کے ساتھ بیت الفتوح مسجد کے خصوصی دوروں، معلوماتی نمائشوں اور دل موہ لینے والے تجربات کے ذریعے بانٹی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، مہمانوں کو مشروبات، مٹھائیوں اور روایتی ناشتے کے دوران ایک دوسرے سے ملنے کا موقع بھی ملا۔

اس سال، کئی مہمانوں نے نمائشوں کی بہترین ترتیب پر اپنی تعریف کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام کی معزز اسپیکر میرین یون نے کہا:

”میں اس بات سے بہت متاثر ہوں کہ نمائش کتنی اچھی طرح سے ترتیب دی گئی ہے... جس طرح میں نے کچھ اسٹالز کو تیار ہوتے دیکھا اور ان کا پیغام پہنچانے کا انداز، یہ واقعی منفرد اور مؤثر ہے۔“

سمپوزیم میں قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم، حجاب کا تجربہ، اسلام میں عفت کے تعلیمات، ہیومینٹی فرسٹ، S.E.N.D، وائس آف اسلام، ریویو آف ریلیجنز، القلم پراجیکٹ، اسلام میں خواتین کے حقوق، مفت اسلامی لٹریچر، اسلامی خطاطی کا تعارف، خدا کے وجود کو سمجھنے کے لیے ”دی گریٹ بلائنڈ ٹیسٹ“، اور اسکولوں کے لیے ”ایکسپیرینس اسلام“ جیسے اسٹالز شامل تھے۔ کئی مہمانوں نے ڈیجیٹل قرآن پروگرامز اور بریل میں لکھے گئے قرآن پاک کو دیکھنے پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ یہ نمائشیں نہ صرف اسلام کے حقیقی پیغام کو پیش کرتی ہیں بلکہ اس کے پیروکاروں کے جذبے اور لگن کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔

نمائشوں کے بعد، تمام مہمان طاہر ہال میں جمع ہوئے جہاں رسمی پروگرام کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمے سے ہوا۔ قومی تبلیغ سیکریٹری نے احمدیہ مسلم جماعت اور اس کے محبوب رہنما حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا تعارف کرایا۔

خواتین امن کے سفیر" کے موضوع پر پہلی اسپیکر اینا لوبیلسکا (پیس فل اسکولز موومنٹ کی بانی) نے کہا کہ "محبت سب کے لیے، نفرت کسی کے لیے نہیں" کا نعرہ ایک طاقتور پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن کے لیے خواتین کی صلاحیتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے۔

دوسری اسپیکر میرین یون (اقوام متحدہ کے ورلڈ فوڈ پروگرام کی ہیڈ آف پارٹنرشپ) نے کہا کہ "امن اور خوراک کی حفاظت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔" انہوں نے زور دیا کہ خواتین کو بااختیار بنانا نہ صرف اخلاقی ضرورت ہے بلکہ ایک دانشمندانہ سرمایہ کاری بھی ہے۔

تیسری اسپیکر ڈاکٹر ڈیبی ویکس برنارڈ (لندن کے ڈپٹی میئر برائے کمیونٹیز اینڈ سوشل جسٹس) نے لجنہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ "آپ امن، بین المذاہب ہم آہنگی اور سماجی بہبود کے سفیر ہیں۔"

آخر میں، نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یوکے ڈاکٹر قرۃ العین رحمان صاحبہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "حقیقی امن کے لیے انصاف اور مساوات ضروری ہیں۔" انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو پیش کیا:

نہ کوئی عرب عجمی پر فوقیت رکھتا ہے، نہ عجمی عرب پر۔ نہ گورے کو کالے پر فوقیت حاصل ہے، نہ کالے کو گورے پر۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

انہوں نے زور دیا کہ خواتین کی تعلیم معاشرے کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ پروگرام کا اختتام دعا اور رات کے کھانے کے ساتھ ہوا، جس میں مہمانوں نے امن اور ہم آہنگی پر مثبت گفتگو کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ............تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل، اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر صفحہ 47، 48)

میٹ پولیس اور مرٹن کونسل کے تعاون سے منعقدہ واک فار فیتھ پیس

اللہ کے فضل سے ہم مرٹن کمیونٹی کی طرف سے منعقدہ سالانہ ”واک فار فیتھ پیس“ میں میٹ پولیس اور مرٹن کونسل کے تعاون سے تقریباً 70 سے زائد افراد کی میزبانی کرنے میں کامیاب ہوئے۔

الحمدللہ، سب کو مسجد کا دورہ کرایا گیا اور مکرم و محترم امیر صاحب یو کے کے دیے ہوئے احکامات کے مطابق انہیں ریفریشمنٹس پیش کی گئیں۔

سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اور انہوں نے ہماری مہمان نوازی پر ہمارا شکریہ ادا کیا۔

کچھ لوگوں نے جماعت کے بارے میں مزید جاننے اور بیٹھ کر بات چیت کرنے میں خصوصی دلچسپی ظاہر کی، الحمدللہ۔

آج کے پروگرام کی کچھ تصاویر درج ذیل ہیں۔







مجلس انصاراللہ سکاٹ لینڈ کا سالانہ اجتماع 2025

ارشد محمود خان گلاسگو

اللہ کے فضل سے، مجلس انصاراللہ سکاٹ لینڈ کا علاقائی سالانہ اجتماع اتوار 18 مئی 2025 کو منعقد ہوا۔ اجتماع کا موضوع تھا: ”غیب پر ایمان“۔

اجتماع سے کافی پہلے ہی ایک اجتماعی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اور سکاٹ لینڈ کی تمام مجالس میں اس کی تشہیری مہم چلائی گئی۔ تینوں مجالس بی گلاسگو، گلاسگو ساؤتھ، اور ایڈنبرا کے ذمہ داران نے اجتماع کے نصاب اور پروگرام کے ساتھ سب سے رابطہ کیا۔

کھیلوں کے مقابلوں میں بیڈمنٹن (سنگلز اور ڈبلز)، ٹیبل ٹینس (سنگلز اور ڈبلز)، فٹبال، شاٹ پٹ، 100 میٹر سپرنٹ، اور رسہ کشی شامل تھے، جو اجتماع سے پہلے منعقد کیے گئے۔

صبح 10 بجے رجسٹریشن اور ناشتے کے بعد افتتاحی اجلاس شروع ہوا، جس کی صدارت سکاٹ لینڈ کے علاقائی امیر ڈاکٹر عبدالحئی صاحب نے کی۔ قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمے کے بعد، احمد اوسوکونادو، ناظم اعلیٰ اجتماع نے انصار کے عہد کی قیادت کی، جس کے بعد ایک نظم پیش کی گئی۔ مربی سلسلہ داؤد احمد قریشی صاحب نے اجتماع کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا، جس کے بعد مجلس انصاراللہ کے رشتہ ناطہ شعبہ کی ایک مختصر پریزنٹیشن ہوئی۔ کچھ دیر بعد، محترم صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مرزا وقاص احمد صاحب دو نائب صدران اور قائد عام کے ہمراہ اجتماع میں تشریف لے آئے۔

علمی مقابلوں میں تلاوتِ قرآن کریم، نظم، تیار شدہ تقریر (انگریزی اور اردو)، اور فی البدیہہ تقریر شامل تھے۔ دوپہر کے کھانے اور ظہر/عصر کی نماز کے بعد، محمود احمد خان صاحب، نائب صدر مجلس

انصاراللہ یوکے نے افریقہ میں بیکن آف پیس منصوبوں پر ایک پریزنٹیشن دی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے کی، جس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت اور نظم سے ہوا۔ انصاراللہ کے عہد کے بعد، ناظم اعلیٰ اجتماع نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ انعامات کی تقسیم ہوئی، جس میں کھیلوں اور علمی مقابلوں کے فاتحین کو تمغے، کتابیں، اورٹرافیاں دی گئیں۔

صدر اجلاس نے اجتماع کے موضوع پر اختتامی تقریر فرمائی۔ مربی صاحب ڈنڈی نے دعا کرائی، اوراجتماعی تصویر بنائی گئی۔

حاضری کی تفصیل:

-مجلس گلاسگو:24

-ایڈنبرا:12

-گلاسگو ساؤتھ:29

-مہمان:15

-کل حاضری:80

یومِ خلافت بیت الفتوح ریجن

(لندن ریجنز)

27 مئی، منگل کی شام 7 بجے، بیت الفتوح میں یومِ خلافت کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، چونکہ یہ کام کا دن تھا، اس کے باوجود تقریباً 1,500 افراد نے شرکت کی، جبکہ 15,000 کے قریب افراد نے ہمارے یوٹیوب لنک کے ذریعے تقریب براہِ راست دیکھی۔

محترم نسیم احمد باجوہ صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ محترم وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم سنائی، اور محترم عمر شریف صاحب نے خلافت کے برکات پر ایک نظم پیش کی۔

پروگرام کا آغاز دو اطفال (15 سال سے کم عمر لڑکوں) اور دو خدام (نوجوانوں) نے خلافت کے برکات کے موضوع پر دو منٹ کی تقریریں پیش کر کے کیا۔ اس کے بعد محترم مرزا ربیع احمد صاحب (جماعت کے ایک مبلغ) نے انگریزی میں خطاب کیا۔ ان کے بعد محترم ظہیر احمد خان صاحب (مبلغ سلسلہ) نے اردو میں خطاب کیا۔

تقریروں کے بعد خلافت کے موضوع پر ایک مختصر کوئز مقابلہ ہوا، جس میں صحیح جوابات دینے والوں کو تمغے دیے گئے۔

پروگرام کے اختتام پر محترم رفیق احمد حیات صاحب نے خلافت کے برکات پر ایک اختتامی تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ عام طور پر ایسی تقریبات ہفتے یا اتوار کو منعقد ہوتی ہیں، لیکن چونکہ احمدیہ مسلم جماعت میں خلافت کا آغاز 27 مئی کو ہوا تھا، اس لیے اس دن کی اہمیت کو زندہ رکھنے کے لیے، خاص طور پر بچوں کو اس کی عظمت سمجھانے کے لیے، یہ تقریب اسی تاریخ پر منعقد کی گئی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زُہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے (یعنی اپنے پاس مال نہ رکھے) بلکہ زُہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الزھد باب ماجاء فی الزھادۃ الدنیا)

انہوں نے کام کے دن ہونے کے باوجود کثیر تعداد میں شرکاء پر خوشی کا اظہار کیا اور والدین کی تعریف کی جنہوں نے اپنے بچوں کو لے کر شرکت کی۔ انہوں نے خلافت کی عظیم نعمت اور اس کے شکرانے کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ ساتھ ہی، انہوں نے برطانیہ میں جماعت کے ابتدائی دور اور خلافت کی برکتوں سے ملک و دنیا میں ہونے والی ترقی کا ذکر کیا۔

انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں خلیفۂ وقت کی محبت پیدا کریں، حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے خطبات و بیانات باقاعدہ سنیں، انہیں جماعتی نظام کی اطاعت سکھائیں، اور اپنے بچوں کو مساجد میں ہونے والی تعلیمی و اخلاقی کلاسز میں ضرور بھیجیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ بچوں کو سوشل میڈیا اور موبائل فون کے زیادہ استعمال سے بچانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں ہفتے میں چار دن لگنے والی جماعتی کلاسز میں شریک کیا جائے۔

انہوں نے ایسے افراد کی مثالیں بھی دیں جو ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو دیکھ کر اور ان کے خطبات سن کر احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ انہوں نے سب سے درخواست کی کہ وہ ہمیشہ حضرت امیر المؤمنین (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اور ان کے اہلِ خانہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ دعا سے پہلے نوجوان مقررین اور کوئز میں کامیاب ہونے والوں کو تمغے تقسیم کیے گئے۔

شرکاء میں نوجوانوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ بلکہ 90 سالہ اور 98 سالہ بزرگ بھی موجود تھے۔

تمام شرکاء کو ریفریشمنٹ پیکس پیش کیے گئے۔

رپورٹ: مبارک صدیقی
(بیت الفتوح ریجن)

گلدستہ

میں سورج ادھی رات دا، میرے برفاں چار چفیر
میری اگ تاں اگے ای بجھ گئی، میرا نور نہ میتھوں کھو
کل تاریاں بیٹھ کھلوئے میں مضطر! ادھی رات
جد کھڑکی کھولی وقت دی، آئی صدیاں دی خوشبو

مکرم ومحترم چوہدری محمد علی مضطر صاحب

محبتوں کا منادی، سفیرِ امن وسلام

(میر انجم پرویز، مربی سلسلہ عربی ڈیسک)

محبتوں کا منادی، سفیرِ امن وسلام
چہار سمت اندھیرے، وہ روشنی کا پیام
زمین بھر گئی ہے ظلم و جورِ ناحق سے
بنامِ عدل بپا کشت و خوں ہے بر سرِ عام
جہالتوں کے یہ پھندے، یہ اختلاف کے جال
کہ طائرانِ چمن ہو رہے ہیں خود تہِ دام
نئے حقوق کی باتیں ہیں راہ ظلمت کی
ہوا و حرص و ہوس کی ہے تیرگی ہر گام
بدل دیے گئے ہیں خیر وشر کے پیمانے
بنا حرام حلال اور ہؤا حلال حرام
ہر اک کو اپنی پڑی ہے تمام عالم میں
مگر ہر ایک کا ہمدرد اِک ہمارا امام
سراپا مہر و محبت، تمام لطف وکرم
وہ حسنِ خلق میں عکسِ جمالِ خیرِ انَام
جہاں سے کاش کہ جنگ وجدال مٹ جائے
وہ ملک ملک گیا لے کے عدل کا پیغام
وہ دردِ دل سے ہر اک کے لیے دعائیں کرے